لوگوں کے احوال

موت کے بعد

www.KitaboSunnat.com

پرہیزگار کا حال — گنہگار کا حال — کافر کا حال

مترجم

حافظ محمد شعیب

جامعة الإسلامية مدينة منوره

تالیف:

خالد بن عبدالرحمن بن حمد الشایع

مكتبة بيت السلام - الرياض

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کے احوال

موت کے بعد

پرہیزگار کا حال

گنہگار کا حال

کافر کا حال

تالیف:
فضیلۃ الشیخ خالد بن عبدالرحمن بن حمد الشایع الریاض

مترجم: حافظ محمد شعیب
الجامعۃ الاسلامیۃ مدینہ منورہ

الناشر: مکتبہ بیت السلام الریاض

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب کے جملہ حقوق نقل ونشر واشاعت بحق
مکتبہ بیت السلام الریاض
محفوظ ہیں

طبع

۱۴۳۰ھ ـــــــــــــــ ۲۰۰۹ء

مکتبہ بیت السلام

ص۔ب 16737

فون نمبر4460129 فیکس4462919 موبائل نمبر 0505440147 - 0542666646 الریاض11474 سعودی عرب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

In The Name Of Allah The Compassionate The Merciful

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- کلمۂ شکر 7
- دیباچہ 8
- روح نکالنے کے وقت اور قبروں کے اندر لوگوں کا حال 12
- موت کے بعد کافروں کا حال 20
  - قیامت کے دن ذلت و رسوائی اور خوف 22
  - کافر لوگوں کا آپس میں تنازعہ کرتے ہوئے جھگڑا کرنا اور ایک دوسرے پر لعنت کرنا 27
- موت کے بعد گناہ گاروں کا حال 36
  - بے نماز کا حال 37
  - زکوۃ نہ دینے والے کا حال 39
  - سود خور کا حال 41
  - زانی اور زانیہ کا حال 43
  - غیبت خور اور چغل خور کا حال 44
  - متکبر لوگوں کا حال 47
  - بقدر کفایت ہونے کے باوجود لوگوں سے مانگنے والے آدمی کا حال 47
  - اپنی رعایا سے دور رہنے والے حکمران کا ذمہ دار کا حال 48
  - کذاب لوگوں کا حال 48
  - لوگوں کے عیوب کی تلاش کرنے والے اور خفیہ ان کی باتیں سننے والے کا حال .. 49

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- مصوروں کا حال 49
- بین ڈالنے والی کا حال 49
- منشیات استعمال کرنے والے کا حال 50
- سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے یا پینے والے آدمی کا حال 50
- خودکشی کرنے والے کا حال 50
- یتیموں کا مال کھا جانے والے اور ان پر ظلم سے قبضہ جمالینے والے لوگوں کا حال 51
- حقوق غصب کرنے والے کا حال 52
- بے پردہ زیب وزینت والی کا حال 54
- کچھ ایسے لوگ جن سے قیامت والے دن اللہ تعالیٰ نہ بات کریں گے نہ ان کی طرف دیکھیں گے نہ ان کو پاک کریں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا 55

- موت کے بعد پرہیزگاروں کا حال 62
- عبرتیں اور سوئے خاتمہ سے خوف کے کچھ نمونے 77

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمہ شکر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى إِمَامِ الْمُرْسَلِيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ.

امابعد! یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہے کہ اس نے مجھ جیسے کم علم اور بے بصیرت کو کتاب کا ترجمہ کرنے کی توفیق سے نوازا، رب العزت سے التجا ہے کہ وہ اس کو اپنی بارگاہ عالی میں قبول فرما کر ہم سب کی رشد و ہدایت کا سامان بنا دے۔

ترجمہ کی غرض و غایت وہی ہے جسے کتاب کے مصنف نے مقدمہ کے اندر نہایت بہترین انداز سے بیان کرتے ہوئے تذکیر نفس اور اصلاح قلب قرار دیا ہے۔

﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ﴾

میں تہہ دل سے مشکور ہوں محترم جناب حافظ عابد الٰہی صاحب کا جنہوں نے اپنی عنایت خاص سے ترجمہ کی ذمہ داری مجھ طالب علم کو سونپی اور اس سلسلہ میں محمد اسحاق صاحب کے مکمل تعاون پر ان کا بھی شکر گزار ہوں۔

یہ اس ناچیز کی پہلی کاوش ہے اور اس میں کہاں تک کامیابی ہوئی ہے۔ اس کا بہتر فیصلہ آپ (قاری) ہی کر سکتے ہیں۔ تعبیر و تحریر میں کسی قسم کی غلطی پر آگاہ کرنے والے محترم قاری کا بندہ ممنون ہوگا۔

مترجم
حافظ محمد شعیب بن محمد اسماعیل
الجامعة الاسلامية المدينة النبوى
ص.ب. ١٠٠٦٦/

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیباچہ

مقدمہ از مصنف

ہمہ قسم کی حمد وثنا اللہ کے لیے ہے جس نے زمین وآسمان کو پیدا کیا، وہی سب سے بلند و بالا ہے اسی نے زندگی عطا کی ہے اور وہی مارتا بھی ہے، اسی نے اپنی مخلوق پر موت اور فنا، حشر اور نشر کا حکم صادر فرمایا تاکہ نیک اور پرہیزگار لوگوں کے کامیاب ہونے اور اعراض کرنے والے بدبختوں کے ناکام ہوجانے کا حتمی فیصلہ کردے۔ سو ان (پرہیزگاروں) کو شفیق ومہربان اللہ کی طرف بطور مہمان کے لے جایا جائے گا اور ان (اعراض کرنے والوں) کو سخت پیاس کی حالت میں جہنم کی طرف ہانک دیا جائے گا۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کی ضیافت کے لیے فردوس کے باغات کو تیار کر رکھا ہے اور اعراض کرنے والوں کا انجام اور ٹھکانا جہنم کی آگ کو بنا دیا ہے۔

میں (مصنف) گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لاشریک کے علاوہ کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے، ایسی گواہی جس کا دینے والا جزا والے دن اس کے سبب سے خوش نصیب بن جائے گا، اور میں (مصنف) گواہی دیتا ہوں کہ سیّد المرسلین خاتم الانبیاء محمد ﷺ اس (اللہ) کے بندے اور اس (اللہ) کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں آپ پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے بہترین اصحاب پر۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد!

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسان کو نہ تو بے مقصد پیدا کیا ہے اور نہ ہی اس کو بے کار چھوڑا ہے، بلکہ اس کو ایک عظیم کام اور ایک بہت بڑے مقصد کی خاطر پیدا فرمایا ہے جس (کام اور مقصد) کو آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا گیا لیکن سب نے اس کے اٹھانے سے انکار کردیا اور خوف کے مارے اس (امانت کے اٹھانے) سے ڈر گئے اور گویا یہ فریاد ہوئے کہ اے ہمارے پروردگار! اگر تیرا حکم ہے (کہ ہم اس ذمہ داری کو اٹھالیں) تو سر آنکھوں پر اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر تیری ذات قدوس سے اختیار ملے (اٹھانے یا نہ اٹھانے کا) تو ہم تیری سلامتی ہی چاہتے ہیں۔ اس (امانت کو اٹھانے) کے عوض کسی صلے کے طلب گار نہیں ہیں۔

اور انسان نے اپنی کمزوری اور لاچاری کے باوجود اس (ذمہ داری) کو اٹھالیا اور اپنے لاعلم اور جاہل ہونے کے باوجود اس (امانت کو اٹھانے) کا اقرار کرلیا تو لوگوں کی اکثریت نے اس (امانت) کی مشقت کو شدید بھاری ہونے کے سبب اپنی پیٹھوں سے اتار پھینکا اور دنیا سے اس طرح دوستی رچالی کہ گویا وہ چراگاہوں میں چرنے والے جانور ہیں۔ نہ اپنے خالق حقیقی کو پہچاننے کی فکر، نہ اپنے اوپر اس کے حقوق کا خیال، نہ اپنے مقصد تخلیق کا پتہ اور نہ دنیا کی طرف بھیجے جانے کے متعلق سوچ و بچار جو کہ حقیقت میں اصلی گھر تک پہنچنے کا راستہ ہے، اگر انسان تدبر وفکر کرے تو دنیا فانی میں اس کا قیام کتنا قلیل ہے اور ابدی عاقبت کی طرف اس کی روانگی کتنی تیز تر ہے۔

انسان نے محسوسات ہی کو سب کچھ تسلیم کرلیا ہے اور شعور ودانائی کے محرکات کو بھول چکا، غفلت و لاپرواہی اس پر حاوی ہوچکی، بے حقیقت تمناؤں اور چھوٹے سرابوں کا اسیر، ختم نہ ہونے والے حرص و لالچ کے فریب کا شکار اور بدعملی نے اس کے دل کو زنگ آلود کردیا، سو دنیا کی لذتیں اور حیوانی خواہشات ہی اس کا منتہائے نظر ٹھہر گئیں، کہاں سے چلے تھے اور کہاں پہنچ گئے؟ کیا ملا جس کے حصول میں لگے ہوئے تھے؟ جس کو پکڑا وہ ان کو کس جانب لے گیا؟

جب دنیا کے حیوانی مزے ان کے سامنے اپنا منہ کھولتے ہیں تو وہ اکیلے اکیلے اور ٹولیوں کی شکل میں تیزی سے اس کی طرف لپکتے ہیں، اور جب دنیا کی طرف سے کوئی فوری پیش کش ان کے سامنے ظاہر ہوتی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے اجر وثواب کو اس (فوری پیش کش) پر فوقیت نہیں دیتے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ﴾

(الروم: ۷)

''وہ تو (صرف) دنیوی زندگی کے ظاہر کو (ہی) جانتے ہیں اور آخرت سے تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالکل ہی بے خبر ہیں۔''

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾ (الحشر: ۱۹)

''اور تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جانا جنہوں نے اللہ (کے احکام) کو بھلا دیا تو اللہ نے بھی انہیں اپنی جانوں سے غافل کر دیا اور ایسے ہی لوگ نافرمان (فاسق) ہوتے ہیں۔''[1]

جب لوگوں کی عمومی حالت یہی ہے تو مجھے اپنی جان کا اندیشہ لگ گیا اور میں گھبرا گیا کہ کہیں میں بھی انہی لوگوں میں سے قرار نہ پاؤں، تو میں اپنی جان بخشی کی تلاش میں اور اس کے انجام بخیر کی سوچ میں پریشان ہو گیا۔ میں نے اس چیز کی تلاش کا آغاز کر دیا جو کہ قلیل الخشوع دل کے لیے رقت انگیز ہو اور سوکھی آنکھوں میں خوف خدا سے آنسو جاری کر دے۔

میں نے کتاب اللہ کلام مجید، سنت رسول اللہ ﷺ، گزشتہ لوگوں کے حالات و واقعات اور ناصحین کی حکیمانہ باتوں کا گہری نظر سے مطالعہ کیا تو میں حیرت زدہ ہو گیا اور مجھے کئی ایک عبرت ناک باتیں معلوم ہوئیں، تو میں نے مناسب سمجھا کہ ان میں سے کچھ باتیں تحریر کروں جو وقتاً فوقتاً میرے نفس کو نصیحت کرتی رہیں، مجھے توقع ہے کہ یہ عمل میرے لیے زندگی میں، موت کے وقت، موت کے بعد اور آخرت کی مشکل گھڑیوں میں عمل صالح بن جائے گا، اس لیے میں نے ائمہ کرام اور ثقات علمائے امت کی کتابوں سے وہی کچھ جمع کر کے مرتب کیا ہے جس سے مذکورہ بالا غرض کو عملی شکل دی جا سکے۔

اس کتابچے کا مواد ان متفرقات سے لیا گیا جو اس سلسلہ میں میرے پاس جمع ہو چکی تھی، جہاں میں نے کافروں کے احوال، گناہ گار مومنوں کے احوال اور پرہیزگاروں کے احوال، انسان کی روح کو قبض کرنے کے لیے موت کے فرشتوں کے نزول سے لے کر اہل جنت کے

---

[1] مقدمة ابن القيم رحمه الله في (حادي الأرواح).

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنت میں، اور اہل جہنم کے جہنم میں پہنچ جانے تک اپنی گزارشات میں پیش کیے ہیں۔

واضح رہے کہ یہاں پر میرا مقصد ان تمام احوال کو تلاش کر کے ان کا مکمل طور پر احاطہ کرنا نہیں ہے، کیونکہ میرے جیسے کم علم کے لیے یہ کام کرنا مشکل ہے، خاص طور پر اس کتاب میں جس کے اندر میں ان احوال کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں اور جو کچھ میں نے اس کتابچے میں ذکر کر دیا ہے اس کو آ گاہی سمجھ لیا جائے اس کے لیے جو میں نے ذکر نہیں کیا اور بحمد للہ میں نے اس کتابچے میں کچھ فوائد اور مفید حواشی کا اضافہ بھی کیا ہے۔

اے غور وفکر سے اس کو پڑھنے والے تیرے لیے اس میں بہترین چیز ہے۔ مؤلف پر اس کی ضمانت ہے اور تیرے لیے اس کا نچوڑ ہے، باقی فضلہ (پھوک) مؤلف کے لیے ہے۔ مؤلف کی حقیر سی پونجی تیرے سامنے ہے اور اس کی افکار بصورت دلہن تیری طرف رخصت ہے اگر اس کا ملاپ کسی اچھے کفو (ہم سر اور ہم رتبہ) سے ہو گیا تو وہ اس کو اچھی طرح سے بسائے گا یا پھر بھلائی کے ساتھ اس کو چھوڑ دے گا۔ ان دو باتوں میں سے تو ایک بات ضرور پائے گا اور اگر اس کے علاوہ کچھ اور ہوا تو پھر اللہ تعالیٰ ہی ہماری مدد فرمائے۔ اور جو کچھ بھی درست اور صحیح ہے وہ یکتا و منان کی طرف سے ہے اور جو کچھ غلط ہے وہ مجھ اور شیطان کی طرف سے ہے، اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول ﷺ اس سے بری ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ خالصتاً اس کو اپنی رضا مندی کے لیے ٹھہرائے، اس کے مؤلف، قاری، کاتب اور اس کی نشر و اشاعت میں مدد کرنے والے کو دائمی نعمتوں والی جنتوں کے قریب فرمائے، اس کو ہمارے لیے حجت بنائے، ہمارے خلاف حجت نہ بنائے اور جن جن تک یہ ہدیہ پہنچے ان کو ان سے نفع عطا فرمائے، بے شک وہ بہترین قبول کرنے والا اور جس سے بھی امید باندھی جائے ان تمام سے زیادہ عطا فرمانے والا ہے، وہی ہمیں کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

بقلمه:

خالد بن عبد الرحمٰن بن حمد الشایع

ص۔ب: ٥٧٢٤٢۔ الرياض: ١١٥٧٤ ١٤١٣/٦/٣ھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روح نکالنے کے وقت اور قبروں کے اندر لوگوں کا حال

نزع کے وقت اور قبروں میں تمام لوگوں کے حال کا بیان:

(اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے عافیت و سلامتی عطا فرمائے)

ان احوال کا مکمل بیان حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما کی حدیث میں مفصل ذکر ہوا ہے اور اس حدیث میں برزخ ❶ کا مرحلہ بیان ہوا ہے جس سے ہر ایک کو گزرنا ہے اور اس حدیث میں تمام افراد بندہ مومن، بندہ کافر یا فاسق سب کو ترتیب سے جمع کر دیا گیا ہے۔

ذیل میں حدیث کا وہی متن پیش خدمت ہے جس کو الشیخ العلامہ ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب احکام الجنائز ❷ میں تمام اسناد، روایات اور الفاظ کے ساتھ جمع کیا ہے۔ جو ان امور کی تفصیل کا خواہش مند ہے ہو تو وہ فضیلت الشیخ رحمہ اللہ کی مذکورہ کتاب کی طرف مراجعت کرے۔

قارئین کرام! حدیث کا متن پیش خدمت ہے:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری صحابی کے جنازہ میں نکلے جب ہم قبر تک پہنچے تو اس کی لحد ❸ کی کھدائی ابھی نہیں ہوئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رخ ہو کر بیٹھ گئے، ہم بھی آپ کے اردگرد بیٹھ گئے (ہم یوں ساکت و خاموش تھے) کہ گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے تھے، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم)

---

❶ برزخ۔ مرنے کے بعد سے لے کر قیامت تک کا زمانہ۔

❷ ص ۱۹۷۔۲۰۲.

❸ لَحد: بغلی قبر جو ایک جانب سے کھودی جاتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے آسمان کی طرف دیکھنا اور زمین کی طرف دیکھنا شروع کر دیا، تین بار آپ نے اپنی نگاہ کو اوپر اٹھایا اور تین بار نیچے جھکایا، پھر فرمایا قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو، دو یا تین بار یہ فرمایا، پھر فرمایا:

بندہ مومن جب دنیا سے انقطاع اور آخرت کی طرف آمد میں ہوتا ہے تو اس کی طرف سفید چہرے والے فرشتے اترتے ہیں ان کے چہرے سورج کی طرح روشن ہوتے ہیں، ان کے پاس جنت کے کفنوں میں سے کفن اور جنت کے حنوط ❶ میں سے حنوط ہوتا ہے۔ وہ (فرشتے) تاحد نظر اس کے پاس بیٹھ جاتے ہیں، پھر ملک الموت علیہ السلام ❷ آتا ہے اور اس (مرنے والے) کے سر کے پاس ہوکر بیٹھ جاتا ہے، اور کہتا ہے: اے پاک روح! ایک روایت میں اطمینان والی روح اللہ کی مغفرت اور خوشنودی کی طرف نکل۔

فرمایا: وہ روح اس طرح بہتی ہوئی نکلتی ہے جیسے قطرہ مشکیزے سے بہتا ہوا نکلتا ہے تو وہ ملک الموت اس کو پکڑ لیتا ہے۔ ایک روایت میں ہے: جب اس کی روح نکل جاتی ہے تو آسمان وزمین کے درمیان موجود ہر فرشتہ اور آسمان کے اندر موجود ہر فرشتہ اس پر درود پڑھتا ہے اور آسمان کے دروازے اس کے لیے کھول دیے جاتے ہیں، ہر دروازے والا (فرشتہ) اللہ تعالیٰ سے یہی دعا کرتا ہے کہ اس کی روح کو ان کی سمت سے اوپر لے جایا جائے۔ جس وقت وہ (ملک الموت علیہ السلام) اس (روح) کو پکڑ لیتا ہے تو وہ (فرشتے) ایک لحظہ کے لیے بھی اس (روح) کو اس کے ہاتھ میں نہیں چھوڑتے فوراً اس کو پکڑ کر اس (جنت) کے کفن میں اور اس (جنت) کے حنوط میں ڈال دیتے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ بھی یہی ہے کہ

﴿تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ﴾ (الانعام: ٦١)

''اس کی روح ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے قبض کر لیتے ہیں اور وہ ذرا کوتاہی نہیں کرتے۔''

---

❶ حنوط: ایک مرکب خوشبو ہے جو مردوں کے جسموں اور کفنوں پر لگائی جاتی ہے۔

❷ شیخ البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ کتاب وسنت میں اس کا یہی نام (ملک الموت) آیا اور اس کو عزرائیل کہنا اس کی کتاب وسنت میں کوئی دلیل نہیں ہے۔ لوگوں کے ہاں یہی مشہور ہے جو کہ خلاف شرع ہے، ہوسکتا ہے کہ یہ اسرائیلی روایات سے لیا گیا ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس (روح) سے نکلنے والا جھونکا روئے زمین پر پائی جانے والی کستوری کی مہک سے زیادہ خوشبو دار ہوتا ہے۔

فرمایا: وہ (فرشتے) اس (روح) کو اوپر لے کر جائیں گے اور فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے بھی ان کا گزر ہوگا، وہ کہیں گے: یہ پاک روح کس کی ہے؟ تو دنیا میں اس (روح والے) کے جتنے بھی نام پکارے جاتے تھے وہ (فرشتے) ان ناموں میں سے اس (روح والے) کا بہترین نام لے کر کہیں گے یہ فلاں بن فلاں ہے۔ جب وہ (فرشتے) آسمان دنیا تک پہنچیں گے اور اس (روح) کے لیے دروازہ کھلوائیں گے تو ان کے لیے دروازہ کھول دیا جائے گا، ہر آسمان کے مقرب (بارگاہ الٰہی کے چنیدہ وخواص) فرشتے اس (روح) کو اگلے آسمان تک رخصت کرنے کے لیے ساتھ جاتے ہیں، جب وہ (روح) ساتویں آسمان تک پہنچے گی تو ارشاد باری تعالیٰ ہوگا: میرے بندے کا اعمال نامہ علیین میں لکھ دو۔

﴿وَمَا اَدْرٰكَ مَا عِلِّيُّوْنَ٥ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ٥ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ٥﴾

(المطففين : ۱۹ تا ۲۱)

''تجھے کیا پتہ کہ علیین کیا ہے؟ (وہ تو) لکھی ہوئی کتاب ہے۔ مقرب (فرشتے) اس کا مشاہدہ کرتے ہیں۔''

اس (روح) کا اعمال علیین میں لکھ دیا جاتا ہے، پھر ارشاد ہوتا ہے کہ اس (روح) کو زمین کی طرف لوٹا دو، میرا ان سے وعدہ ہوا تھا کہ میں نے ان کو اسی (زمین) سے پیدا کیا اور ان کو اسی میں لوٹا دوں گا اور پھر اسی سے ان کو دوبارہ نکال کھڑا کروں گا۔

فرمایا: اس (روح) کو زمین کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے اور وہ (روح) اپنے جسم میں واپس لوٹ آتی ہے۔

فرمایا: (دفنانے کے بعد) جب اس (قبر والے) کے عزیز واقارب واپس ہوتے ہیں تو وہ (قبر والا) ان کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے، اس (قبر والے) کے پاس دو سخت ڈانٹنے والے فرشتے آتے ہیں اور اس کو ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہیں، پھر اس کو بٹھا کر اس سے سوال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں تیرا پروردگار کون ہے؟ وہ (قبر والا) (جواب میں) کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے، پھر کہتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے، پھر کہتے ہیں یہ آدمی کون ہے جس کو تم میں مبعوث کیا گیا ہے؟ وہ کہتا ہے وہ (آدمی) اللہ کا رسول ہے (ﷺ)، پھر کہتے ہیں تیرا عمل کیسا تھا؟ وہ کہتا ہے میں نے اللہ کی کتاب کو پڑھا، اس پر عمل کیا اور اس کی تصدیق کی، پھر وہ (فرشتہ) اس (قبر والے) کو ڈانٹے گا اور کہے گا تیرا پروردگار کون؟ تیرا دین کیا ہے؟ تیرا نبی کون؟ یہ آخری آزمائش ہوگی جس میں مومن کو ڈالا جائے گا اور یہی وہ وقت ہے جب ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے:

﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾

(ابراهيم : ٢٨)

''ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ پکی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔''

وہ (قبر والا) کہتا ہے میرا پروردگار اللہ ہے میرا دین اسلام ہے اور میرا نبی محمد ہے (ﷺ)، آسمان سے منادی آواز دیتا ہے، میرے بندے نے سچ بولا ہے، اس کے لیے جنتی بستر بچھا دو اور جنت کی طرف اس کے لیے دروازہ کھول دو۔

فرمایا: اس (قبر والے) کے پاس اس (جنت) کی ہوا اور خوشبو آتی ہے اور تا حد نگاہ اس کے لیے اس کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے۔

فرمایا: اس (قبر والے) کے پاس حسین چہرے، خوبصورت لباس اور پاکیزہ بو والا ایک انسان آتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ انسان کا ہم شکل اس (قبر والے) کے لیے بنا دیا جاتا ہے، وہ (انسان) اس (قبر والے) سے کہتا ہے: خوش ہو جا! اس چیز سے جو تجھ کو مسرور کرے، اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور دائمی نعمتوں والی جنتوں کی بشارت قبول کر، یہی تیرے لیے وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ ہوا تھا، وہ (قبر والا) اس سے کہے گا: اللہ تعالیٰ تجھے بھلائی کی بشارت دے تو کون ہے؟ تیرا چہرہ تو ایسا چہرہ ہے جو خیر ہی کو لاتا ہے، وہ کہتا ہے: میں تیرا نیک عمل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں اور اللہ کی قسم! میں تیرے متعلق کچھ نہیں جانتا سوائے اس کے کہ تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں چست تر اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں سست تر تھا، سو اللہ تعالیٰ تجھے اچھا صلہ عطا فرمائے۔

پھر اس (قبر والے) کے لیے ایک دروازہ جنت سے اور ایک دروازہ جہنم سے کھولا جاتا ہے اور (اس سے) کہا جاتا ہے کہ اگر تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا تو تیرا ٹھکانہ یہ (جہنم) ہوتا، اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے اس (جہنم) کو اس (جنت) سے بدل دیا۔ وہ (قبر والا) جو کچھ جنت میں ہے اس کو دیکھے گا تو کہے گا: اے پروردگار! جلدی سے قیامت قائم کردے تاکہ میں اپنے اہل و عیال اور مال و متاع کی طرف لوٹ سکوں، اس سے کہا جائے گا: ٹھہر جا۔

فرمایا: بندہ کافر۔ ایک روایت میں ہے۔ فاسق جب دنیا سے منقطع ہو رہا ہوتا ہے اور آخرت کی طرف جا رہا ہوتا ہے تو اس کی طرف سخت دل، متشدد اور سیاہ چہروں والے فرشتے اترتے ہیں جن کے پاس جہنمی ٹاٹ ہوتے ہیں اور وہ تاحد نظر اس کے پاس بیٹھ جاتے ہیں۔

پھر ملک الموت آتا ہے اور اس (مرنے والے) کے سر کے پاس ہو کر بیٹھ جاتا ہے، کہتا ہے: اے خبیث روح! اللہ جلالہ کی ناراضگی اور غضب کی طرف نکل پڑ۔

فرمایا: وہ (روح) اس (مرنے والے) کے جسم میں منتشر ہو جاتی ہے۔ (چھپتی ہے) وہ (ملک الموت) اس (روح) کو اس طرح کھینچ لیتا ہے جس طرح کہ بہت سی شاخوں والی سیخ (لوہے کی سلاخ) بھیگی ہوئی اون سے نکالی جائے تو رگیں اور پٹھے اس کے ساتھ کٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ زمین و آسمان کے درمیان موجود ہر فرشتہ اور آسمان کے اندر کا ہر فرشتہ اس (روح) پر لعنت بھیجتا ہے، آسمان کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، ہر دروازے والا (فرشتہ) اللہ تعالیٰ سے یہی دعا کرتا ہے کہ ان کی سمت سے اس کی روح کو اوپر نہ لے جایا جائے۔ وہ (ملک الموت) اس (روح) کو پکڑ لیتا ہے اور جب وہ اس کو پکڑتا ہے تو وہ (موجود فرشتے) ایک لحظہ کے لیے بھی اس (روح) کو اس کے ہاتھ میں نہیں چھوڑتے فوراً ان (جہنمی) ٹاٹوں میں اس کو ڈال دیتے ہیں، اس (روح) سے اٹھنے والا تعفن روئے زمین پر پائے جانے والے مردار کی سرانڈ سے بھی زیادہ بدبودار ہوتا ہے، وہ (فرشتے) اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(روح) کو اوپر لے کر جاتے ہیں، ان کا گزر فرشتوں کی جماعت کے پاس سے بھی ہوتا ہے وہ کہتے ہیں یہ خبیث روح کس کی ہے؟ دنیا میں اس (روح والے) کے جتنے بھی نام پکارے جاتے تھے وہ (فرشتے) ان ناموں میں سے اس کا براترین نام لے کر کہیں گے: فلاں بن فلاں ہے، جب آسمان دنیا تک وہ (روح) پہنچے گی اور اس کے لیے دروازہ کھلوانا طلب کیا جائے گا تو اس کے لیے دروازہ نہیں کھولا جائے گا، پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ﴾ (الاعراف: ٤٠)

''ان کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور وہ لوگ جنت میں نہیں جائیں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے کے اندر سے نہ چلا جائے۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے: اس کے اعمال نامہ کو سب سے نچلی زمین میں سجین کے اندر لکھ دو، پھر کہا جائے گا: میرے بندے کو زمین کی طرف لوٹا دو، میرا ان سے وعدہ تھا کہ میں نے ان کو اسی (زمین) سے پیدا کیا، اسی میں ان کو لوٹا دوں گا اور پھر اسی سے دوبارہ ان کو نکال کھڑا کروں گا تو آسمان سے اس کی روح کو پھینک دیا جاتا ہے اور وہ اس کے جسم پر گرتی ہے، پھر آپ ﷺ نے پڑھا:

﴿وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ﴾ (الحج: ٣١)

''سنو! اللہ کے ساتھ شرک کرنے والا گویا آسمان سے گر پڑا اب یا تو اسے پرندے اچک لے جائیں گے یا ہوا کسی دور دراز کی جگہ پر پھینک دے گی۔''

اور اس کی روح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے۔

فرمایا: (دفنانے کے بعد) جب اس کے عزیز و اقارب اس سے واپس ہوتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آہٹ کو سنتا ہے، اس کے پاس دو سخت ڈانٹنے والے فرشتے آتے ہیں اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس (قبر والے) کو ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہیں، پھر اس کو بٹھا کر اس سے سوال کرتے ہیں کہ تیرا پروردگار کون ہے؟ وہ (جواب میں) کہتا ہے ہائے افسوس، ہائے افسوس! میں نہیں جانتا۔ وہ کہتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے ہائے افسوس، ہائے افسوس! میں نہیں جانتا۔ وہ کہتے ہیں: اس آدمی کے متعلق تم کیا کہتے ہو جو تم میں مبعوث کیا گیا؟ وہ (قبر والا) اس (آدمی) کے نام کی طرف ہدایت نہیں پائے گا، تو کہا جائے گا (اس کو بتایا جائے گا) محمد (ﷺ) ہیں، وہ کہے گا ہائے افسوس، ہائے افسوس! میں نہیں جانتا، میں نے لوگوں کو سنا تھا وہ یہ کہتے تھے!

فرمایا: (اس قبر والے سے) کہا جائے گا نہ ہی تو تو نے معلوم کیا اور نہ ہی تو نے پڑھا، آسمان سے منادی آواز دے گا اس نے جھوٹ بولا ہے، اس کے لیے جہنمی بستر بچھا دو، جہنم کی طرف اس کے لیے دروازہ کھول دو، اس (جہنم) کی گرمی اور ہوا اس (قبر والے) کو آئے گی، اس کی قبر اس پر اتنی تنگ کر دی جائے گی کہ اس کی ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف کی پسلیوں سے خلط ملط ہو جائیں گی۔

اس (قبر والے) کے پاس ایک بدصورت برے لباس والا اور گندی بو والا انسان آئے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ انسان کا ہم شکل اس (قبر والے) کے لیے بنا دیا جائے گا۔ (جو مذکورہ اوصاف خبیثہ کا حامل ہوگا) وہ اس (انسان) سے کہے گا بشارت قبول کر اس کی جو تجھے بری لگے، یہی تیرے لیے وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ ہوا تھا، وہ کہے گا: تو! اللہ تعالیٰ تجھے بھی بری بشارت دے۔ تو کون ہے؟ تیرا چہرہ تو ایسا چہرہ ہے جو برائی ہی لاتا ہے، وہ کہے گا: میں تیرا خبیث عمل ہوں اور اللہ کی قسم! میں تیرے متعلق کچھ نہیں جانتا سوائے اس کے کہ تو اللہ کی اطاعت میں سست تر اور اللہ کی نافرمانی میں چست تر تھا اب اللہ تجھے برا صلہ دے۔

پھر اس (قبر والے) کے لیے ایک اندھا، بہرا اور گونگا فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے جس کے ہاتھ میں گرز (لوہے کی سلاخ) ہوتی ہے اگر وہ پہاڑ پر ماردی جائے تو وہ مٹی بن جائے، وہ اس (قبر والے) کو ایک ضرب لگاتا ہے تو وہ مٹی بن جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو پھر دوبارہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح لوٹا دیتا ہے، جیسے وہ پہلے تھا، وہ اس کو دوسری ضرب لگاتا ہے تو وہ اتنے زور سے چیختا ہے جس کو جنات اور انسانوں کے علاوہ ہر چیز سنتی ہے، پھر اس کے لیے جہنم سے ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور جہنم میں سے ایک بستر بچھا دیا جاتا ہے، وہ (قبر والا) کہتا ہے اے پروردگار! قیامت قائم نہ کر۔ [1]

❁❁❁❁

[1] یہ صحیح حدیث ہے جسے ائمہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔ احکام الجنائز للشیخ الالبانی رحمہ اللہ ص ۲۰۲.
حافظ ابن حجر نے اس حدیث کی کئی اسناد اور الفاظ پر متنبہ کرنے کے ساتھ ساتھ ضمناً کئی فوائد کا ذکر بھی کیا ہے۔ فتح الباری ۳/۲۳٤۔۲٤۰.
حافظ ابن کثیر نے بھی اس حدیث کو خاص توجہ دی ہے اور اس کی کئی اسناد اور الفاظ کو اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے۔ ۲/۱۳۱.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت کے بعد کافروں کا حال

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جب کافر لوگوں پر موت کا وقت آ جاتا ہے تو ان کافروں کو انتہائی شدید ہولناکیوں اور سخت بری تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنفُسَكُمُ ۖ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ﴾ (الانعام: ۹۳)

''اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جب کہ یہ ظالم موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے کہ ہاں اپنی جانیں نکالو۔ آج تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی اس سبب سے کہ تم اللہ تعالیٰ کے ذمہ جھوٹی باتیں لگاتے تھے اور تم اللہ تعالیٰ کی آیات سے تکبر کرتے تھے۔''

الشیخ علامہ عبدالرحمٰن سعدی رحمہ اللہ [1] اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

(اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جب کہ یہ ظالم موت کی سختیوں میں ہوں گے۔)

یعنی موت کی شدید ترین، خوف ناک ہولناکیوں اور بری تکلیفوں میں ہوں گے کہ آپ ایسی دہشت ناک حالت میں پائیں گے جس کا منظر کوئی منظر کشی کرنے والا بھی بیان کرنے کی طاقت وقدرت نہیں رکھتا۔

(اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے) یعنی ان ظالموں کی طرف جن کی موت کا وقت آ چکا ہے۔ اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے۔ مارنے پیٹنے اور عذاب دینے کے لیے جب

[1] سعودی عرب کے علاقہ قصیم کے ایک نہایت جلیل القدر عالم، ف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کافروں کی روحیں جھگڑا کریں گی اور خوف کی ماری سہمی ہوئی نکلنے سے انکار کردیں گی تو فرشتے ان سے کہیں گے (ہاں، اپنی جانیں نکالو آج تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی) یعنی ایسی شدید سزا جو تم کو ذلیل وخوار کردے گی۔ جیسا عمل ویسی سزا۔

بلاشبہ یہ عذاب (اس سبب سے کہ تم اللہ تعالیٰ کے ذمہ جھوٹی باتیں لگاتے تھے) یعنی تم اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولتے اور اس کے رسولوں کے لائے ہوئے حق کو رد کردیتے تھے۔

(اور تم اللہ تعالیٰ کی آیات سے تکبر کرتے تھے) یعنی ان آیات کی بجا آوری اور ان آیات میں موجود احکام کے سامنے سرتسلیم خم ہونے سے اپنے آپ کو بالاتر سمجھتے تھے۔

اس آیت سے ثابت ہورہا ہے کہ برزخ میں عذاب بھی ہوتا ہے اور نعمتیں بھی ملتی ہیں۔ عذاب قبر برحق ہے۔ کیونکہ آیت میں مخاطب بھی ان ظالموں کو ہی کیا اور عذاب کی نسبت بھی ان ہی کی طرف کی یہ عذاب اس وقت شروع ہوتا ہے جب موت قریب ہوتی ہے، موت سے کچھ دیر پہلے بھی ہوتا ہے اور موت کے بعد بھی اور یہ بھی اس آیت سے ثابت ہورہا ہے کہ روح ایک جسمانی چیز ہے جو انسان کے جسم میں داخل ہوتی ہے اور اس سے نکلتی ہے اور روح سے بات چیت ہوتی ہے اور وہ جسم میں ٹھہرتی ہے، پھر اس سے جدا ہوجاتی ہے تو یہ ہے کافر لوگوں کا حال برزخ کے اندر۔ ❶

اسی طرح کا ایک اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لَوْ تَرٰۤی اِذْ یَتَوَفَّی الَّذِیْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ۝﴾ (الانفال: ۵۰)

''کاش! تو دیکھتا جب کہ فرشتے کافروں کی روح قبض کرتے، پس ان کے منہ پر اور سرینوں پر مار مارتے ہیں (اور کہتے ہیں) تم جلنے کا عذاب چکھو۔''

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ حدیث ہے، جب کافر پر موت کا وقت آجاتا ہے تو اس کے پاس ملک الموت آتا ہے اور سخت دل سیاہ چہرے

❶ تفسیر العلامة الشیخ ابن سعدی المسمی (تیسیر الکریم الرحمن فی تفسیر کلام المنان) ۲/ ٤٥.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے فرشتے اس کے ساتھ ہوتے ہیں، کافر کی روح سے کہا جاتا ہے: اے خبیث جان! گرم ہوا، گرم اور جلا دینے والے سائے کی طرف نکل تو روح اس کے جسم میں منتشر ہو جاتی ہے، (چھپتی ہے) تو فرشتے روح کو اس طرح نکالتے ہیں جس طرح سیخ کو بھیگی ہوئی اون سے نکالا جائے تو سیخ کے ساتھ رگیں اور پٹھے نکل آتے ہیں۔

قیامت کے دن ذلت و رسوائی اور خوف:

کافر لوگوں کا حال قبروں سے نکالے جانے کے وقت بیان کرتے ہوئے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ۝ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝﴾

(المعارج: ٤٣ تا ٤٤)

''جس دن یہ قبروں سے دوڑتے ہوئے نکلیں گے، گویا کہ وہ کسی جگہ کی طرف تیز تیز جا رہے ہیں۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی، ان پر ذلت چھا رہی ہوگی یہ ہے وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔''

قبروں سے تیزی کے ساتھ نکلیں گے، آواز دینے والے کے حکم کو مانتے ہوئے اس کی پکار کی طرف دوڑیں گے (گویا کسی گاڑے ہوئے جھنڈے کی طرف تیز تیز جا رہے ہیں) یعنی گویا ان کا ارادہ اور مقصد جھنڈے تک پہنچنا ہے اس طرح ان کے لیے ممکن ہی نہیں ہوگا کہ بلانے والے کی نافرمانی کر سکیں یا اس کی آواز کو آئندہ پر ڈال دیں بلکہ ذلیل اور مقہور ہو کر رب العالمین کے سامنے پیش ہوں گے۔

(ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی، ان پر ذلت چھا رہی ہوگی) اس کا سبب یہ ہوگا کہ ان کے دل اور کلیجے ذلت اور بیقراری کی لپیٹ میں ہوں گے، اب ان کی آنکھوں میں خوف ہوگا بے حس و حرکت ہوں گے اور ان کی آوازیں ناپید ہو جائیں گی۔

یہ حال اور یہ انجام وہ (دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا) اور اللہ تعالیٰ کے وعدہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تکمیل سے مفر ممکن ہی نہیں۔

پھر غور کیجیے اس عظیم صورت حال والے دن اس کے خوف کا اندازہ کہاں تک ہوسکتا ہے؟ جس کے قابو میں کافی لوگوں کی جانیں ہوں گی جب کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ۝﴾ (المؤمن: ۱۸)

''اور انہیں بہت ہی قریب آنے والی (قیامت سے) آگاہ کردیجیے جب کہ دل حلق تک پہنچ جائیں گے اور سب خاموش ہوں گے ظالموں کا نہ کوئی دلی دوست ہوگا نہ سفارشی کہ جس کی بات مانی جائے۔''

یوم الآزفة: روز قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ اور یہ نام روز قیامت کے قریب ہونے کی وجہ سے ہے، **آزفة** کے معنی ہے قریب آنے والی، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ۝ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ۝﴾ (النجم: ۵۷ تا ۵۸)

''آنے والی گھڑی قریب آ گئی۔ اللہ کے سوا اس کا (وقت معین پر کھول) دکھانے والا اور کوئی نہیں۔''

اور فرمایا (جب دل حلق تک پہنچ جائیں گے اور سب خاموش ہوں گے) یعنی اس قدر خوف و ہراس ہوگا کہ دل حلق میں اٹک جائیں گے نہ باہر نکل سکیں گے نہ اپنی جگہ پر واپس آسکیں گے، یعنی خوف کی وجہ سے دل اپنی جگہ سے ہٹ جائیں گے۔ (کاظمین) کا معنی ہے خاموش ہوں گے، باری تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی بات نہیں کرے گا، کاظمین کا معنی رونے والے بھی کیا گیا ہے۔ [1]

کافر لوگوں کو طوق اور زنجیروں میں جکڑ کر قیدیوں کی طرح لایا جائے گا۔ ان کے لباس گندھک کے ہوں گے اور آگ ان کے چہروں پر چڑھی ہوئی ہوگی۔

فرمان باری تعالیٰ:

---

[1] تفسیر ابن کثیر ۷۵/۴.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَ السَّمٰوٰتُ وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ○ وَ تَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْأَصْفَادِ○ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّ تَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ○﴾ (ابراهيم: ٤٨ تا ٥٠)

''جس دن زمین اس زمین کے سوا اور ہی بدل دی جائے گی اور آسمان بھی اور سب کے سب اللہ واحد غلبے والے کے روبرو ہوں گے۔ آپ اس دن گناہ گاروں کو دیکھیں گے کہ زنجیروں میں ملے جلے ایک جگہ جکڑے ہوئے ہوں گے۔ ان کے لباس گندھک ❶ کے ہوں گے اور آگ ان کے چہروں پر بھی چڑھی ہوئی ہوگی۔''

اس عظیم دن جہاں زمین اس زمین کے سوا ایک اور زمین سے بدل دی جائے گی اور یہ تبدیلی اوصاف اور صفات کے لحاظ سے ہوگی، زمین یہی ہوگی جیسے صحیحین ❷ میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت والے دن لوگ سفید بھوری (سرخی مائل) زمین پر اکٹھے ہوں گے جو میدہ کی روٹی کی طرح ہوگی۔ اس میں کسی کا کوئی جھنڈا (یا علامتی نشان) نہیں ہوگا۔ اس دن لوگ پل (پل صراط) پر ہوں گے۔ صحیح مسلم ❸ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ لوگوں میں سب سے پہلے اس آیت ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَ السَّمٰوٰتُ﴾ کے متعلق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! تو پھر لوگ اس دن کہاں ہوں گے؟ فرمایا: (پل صراط) پر۔

مجرم لوگ، ان کے جرائم میں کفر اور فساد جیسے کبیرہ جرم شامل ہوں گے، اسی عظیم دن یہ مجرم لوگ اس حالت میں نظر آئیں گے۔

---

❶ گندھک آگ سے فوراً بھڑک اٹھتی ہے۔

❷ صحيح البخاري ٦٥٢١۔ صحيح مسلم ٢٧٩٠.

❸ رقم ٢٧٩١.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مقربین) کہ بعض کو بعض کے ساتھ ملا دیا جائے گا یعنی ہر مجرم کو اس کے ہم نوا مجرم کے ساتھ یا جرم کی نوعیت میں مشترک مجرموں کو، مثلاً: زانیوں کو زانیوں کے ساتھ سود خوروں کو سود خوروں کے ساتھ شرابیوں کو شرابیوں کے ساتھ، یہ مجرم لوگ ہاتھ اور پاؤں گردن کے ساتھ ملا کر بیڑیوں میں جکڑے ہوئے نظر آئیں گے۔ (اصفاد) طوق اور زنجیر کی بیڑیوں کو کہتے ہیں۔ ❶

باقی ان مجرم لوگوں کا لباس تو جیسے ارشاد باری تعالیٰ گزرا ہے کہ ﴿سَرَابِيلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ﴾ یعنی ان کا لباس جو وہ پہنے ہوئے ہوں گے گندھک کا ہوگا، گندھک خارش زدہ اونٹوں کو ملی جاتی ہے تا کہ ان کی خارش دور ہو اور آگ اس سے فوراً بھڑک اٹھتی ہے، بعض نے قطران کا معنی گرم شدہ یا پگھلا ہوا سیسہ (تانبا، سکہ) کیا ہے۔ ❷

(اور آگ ان کے چہروں پر بھی چڑھی ہوئی ہوگی) یعنی ان کو جلا رہی ہوگی۔ ❸

کافر لوگ اندھے، بہرے اور گونگے جہنم کی طرف گھسیٹتے ہوئے اور منہ کے بل چلوا کر لے جائے جائیں گے۔

﴿وَ نَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّ بُكْمًا وَّ صُمًّا مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا﴾ (الاسراء: ۹۷)

''ایسے لوگوں کا ہم بروز قیامت اوندھے منہ حشر کریں گے دراں حالیکہ وہ اندھے گونگے اور بہرے ہوں گے ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔ جب کبھی وہ بجھنے لگے گی ہم ان پر اسے اور بھڑکا دیں گے۔''

صحیحین ❹ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے نبی! کافر کا حشر منہ کے بل کس طرح ہوگا؟ فرمایا: جس اللہ نے دنیا میں اس کو پیروں پر چلنے کی قوت عطا کی ہے کیا وہ قادر نہیں کہ اس کو قیامت کے دن منہ کے بل چلا دے۔ قتادہ حضرت

---

❶ تفسیر الامام طبری ۱۳/۲۵٤۔ تفسیر الامام ابن کثیر ۲/۵٤۳۔۵٤٤۔

❷ تفسیر الامام ابن کثیر ۲/۵٤۵۔

❸ تفسیر الامام طبری ۱۳/۲۵۷۔

❹ صحیح البخاری ٦۵۲۳۔ صحیح مسلم ۲۸۰٦۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے کہتے ہیں کہ ہمارے پروردگار کی عزت کی قسم! کیوں نہیں (وہ قادر ہے)۔

ارشاد باری تعالیٰ ﴿عُمْيًا﴾ اندھے ﴿وَبُكْمًا﴾ گونگے ﴿وَصُمًّا﴾ بہرے، کافر لوگ جس طرح دنیا میں حق کے معاملے میں اندھے بہرے اور گونگے بنے رہے، حشر میں بطور جزا اندھے بہرے اور گونگے ہوں گے جب کہ اس وقت وہ آنکھ کان اور زبان کے انتہائی محتاج ہوں گے، یہ سزا ہر حال میں نہیں ہوگی بلکہ کبھی ہوگی اور کبھی نہیں ہوگی اور کافر لوگوں کا ٹھکانا جہنم میں ہوگا جب کبھی جہنم بجھنے لگے گی تو اس کی آگ اور شعلوں کو اور زیادہ کر دیا جائے گا۔ ❶

کافر لوگوں کے متعلق ایک اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ۝ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ۝﴾ (القمر: ٤٧ تا ٤٨)

''بے شک گناہ گار گمراہی اور عذاب میں ہیں۔ جس دن وہ اپنے منہ کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا) دوزخ کی آگ کے مزے چکھو۔''

کافر لوگ اپنے حشر کے اس حال میں شدید پیاسے ہوں گے، ان پر اس دن کی سخت گرمی مستزاد ہوگی، جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝﴾ (مریم: ٨٦)

''اور ہم گناہ گاروں کو سخت پیاس کی حالت میں جہنم کی طرف ہانک کر لے جائیں گے۔''

یعنی پانی کے خواہش مند، تمام حالات میں سے یہ بدترین حالت ہے کہ کافر لوگوں کو جہنم جو جیلوں میں سب سے بری جیل اور سزاؤں میں سب سے بری سزا، کی طرف پیاس اور تھکاوٹ سے چور حالت میں ذلت و حقارت سے ہانکتے ہوئے لے جایا جائے، اگر مدد

---

❶ تفسیر الامام ابن کثیر ٣/ ٦٥۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی درخواست کریں تو امداد نہ کی جائے، اگر پکاریں تو پکار نہ سنی جائے اور اگر کسی کو سفارشی بنانا چاہیں تو وہ ان کی سفارش نہ کرے۔ تمام حالات میں سے یہ سب سے بدترین حالت ہے اور یہ حالت صرف کافر لوگوں کی ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔ ❶

کافر لوگوں کا آپس میں تنازعہ کرتے ہوئے جھگڑا کرنا اور ایک دوسرے پر لعنت کرنا:

اللہ کے دشمن کافر جس وقت ان کے لیے تیار کردہ اللہ تعالیٰ کا عذاب اور اس عذاب کی ہولناکیاں دیکھیں گے تو ان کی محبت دشمنی میں بدل جائے گی اور ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے، آپس میں جھگڑا کریں گے اور لعن طعن کرنی شروع کر دیں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ٥﴾

(ابراهيم: ٢١)

''سب کے سب اللہ کے سامنے روبرو کھڑے ہوں گے اس وقت کمزور لوگ بڑائی والوں سے کہیں گے کہ ہم تو تمہارے تابعدار تھے تو کیا تم اللہ کے عذابوں میں سے کچھ عذاب ہم سے دور کر سکنے والے ہو؟ وہ جواب دیں گے کہ اگر اللہ ہمیں ہدایت دیتا تو ہم بھی ضرور تمہاری راہنمائی کرتے اب تم پر بے قراری کرنا اور صبر کرنا دونوں ہی برابر ہے ہمارے لیے چھٹکارا نہیں۔''

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ٥ قَالَ الَّذِيْنَ

❶ تفسير العلامة الشيخ ابن سعدي ٣/ ٢٢٠.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسْتَكْبَرُوْا إِنَّا كُلٌّ فِيهَا إِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ○﴾

(المؤمن: ٤٧ تا ٤٨)

''اور جب کہ دوزخ میں ایک دوسرے سے جھگڑیں گے تو کمزور لوگ تکبر والوں سے (جن کے یہ تابع تھے) کہیں گے کہ ہم تو تمہارے پیرو تھے تو کیا اب تم ہم سے اس آگ کا کوئی حصہ ہٹا سکتے ہو؟ وہ بڑے لوگ جواب دیں گے ہم تو سب ہی اس آگ میں ہیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کر چکا ہے۔''

کافر لوگوں کے اس عظیم دن میں متعدد جھگڑے ہوں گے، مشرک اپنے جھوٹے خداؤں سے، پیروکار اپنے پیشوایان ضلالت و گمراہی سے، مجرم اپنے ہم نوا مجرموں سے جھگڑیں گے۔ اور معاملہ اس وقت انتہائی شدت اختیار کر جائے گا اور جھگڑا اپنے عروج پر پہنچ جائے گا، جب انسان سے اس کے اعضا ہی جھگڑنا شروع کر دیں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللّٰهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ○ حَتّٰى إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ○ وَقَالُوْا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا قَالُوْا أَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْ أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَّإِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ○﴾

(حم السجدہ: ١٩ تا ٢١)

''اور جس دن اللہ کے دشمن دوزخ کی طرف لائے جائیں گے اور ان (سب) کو جمع کیا جائے گا یہاں تک کہ جب بالکل جہنم کے پاس آ جائیں گے ان کے خلاف ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں ان کے اعمال کی گواہی دیں گی اور یہ اپنی کھالوں سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف شہادت کیوں دی وہ جواب دیں گی کہ ہمیں اس اللہ نے قوت گویائی عطا فرمائی جس نے ہر چیز کو بولنے کی طاقت بخشی ہے اسی نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا اور اسی کی طرف تم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب لوٹائے جاؤ گے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے، آپ ہنس پڑے، پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں کیوں ہنسا؟ کہتے ہیں: ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، فرمایا: بندے کے اپنے رب کو مخاطب کرنے کی وجہ سے (میں ہنس پڑا) بندہ کہے گا! اے میرے رب کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کہیں گے: کیوں نہیں۔ فرمایا: بندہ کہے گا: میں اپنے خلاف کسی کی گواہی قبول نہیں کروں گا سوائے اس کے کہ گواہ مجھ ہی سے ہو۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ کہیں گے آج تیرے خلاف تیرے نفس کی گواہی اور لکھنے والے معزز فرشتوں کی گواہی ہی کافی ہے۔ پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے اعضا سے کہا جائے گا بولو، فرمایا: وہ اس کے اعضا بول کر بتائیں گے۔

فرمایا: پھر بندے سے کلام کی پابندی اٹھا دی جائے گی۔

فرمایا: بندہ اپنے اعضا سے کہے گا تمہارے لیے دوری اور ہلاکت ہو، تمہاری خاطر میں تو سب کچھ کیا کرتا تھا۔ ❶

جب جہنم کافر لوگوں کا مستقل ٹھکانہ قرار دی جائے گی تو ان کی آوازیں بلند ہو جائیں گی اور ایک دوسرے پر لعنت کریں گے، پھر بعض بعض کے لیے مزید عذاب کی آرزو کرے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ﴾

(الاعراف: ٣٨)

''جس وقت بھی کوئی جماعت داخل ہوگی اپنی دوسری جماعت کو لعنت کرے گی یہاں تک کہ جب سب اس میں جمع ہو جائیں گے تو پچھلے لوگ پہلے لوگوں کی

❶ صحیح مسلم ٢٩٦٩.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسبت کہیں گے کہ ہمارے پروردگار ہم کو ان لوگوں نے گمراہ کیا تھا سو ان کو دوزخ کا عذاب دگنا دے۔'' ❶

کافر لوگوں کا پچھتانا اور شرمندہ ہونا اور آرزو کرنا کہ وہ دنیا کی طرف لوٹ جائیں یا پھر اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کردے۔

جب کافر لوگوں کو عذاب اور ذلت و رسوائی نظر آئے گی تو ان کو پچھتاوا اور شرمندگی لگ جائے گی اور پچھتاوا بصورت عذاب اتنی کثرت سے ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے اس دن کا نام ہی یوم حسرت، پچھتاوے کا دن رکھ دیا، ارشاد فرمایا:

﴿وَ اَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ وَ هُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّ هُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ۝﴾ (مریم: ۳۹)

''تو انہیں اس رنج و افسوس کے دن کا ڈر سنا دے جب کہ کام انجام کو پہنچا دیا جائے گا اور یہ لوگ غفلت اور بے ایمانی ہی میں رہ جائیں گے۔''

کافر آدمی کو اپنے رسول کی اتباع نہ کرنے کا اور رسولوں (علیہم السلام) کے دشمنوں کی پیروی کرنے کا پچھتاوا اتنا شدید ہوگا کہ کافر اپنے ہاتھوں کو کاٹنے لگ جائے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا۝ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِي لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا۝ لَقَدْ اَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِي وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا۝﴾

(الفرقان: ۲۷ تا ۲۹)

''اور اس دن ظالم شخص اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر کہے گا، ہائے کاش کہ میں نے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی راہ اختیار کی ہوتی۔ ہائے افسوس! کاش کہ میں نے فلاں فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ اس نے تو مجھے اس کے بعد گمراہ کردیا کہ نصیحت میرے

❶ القیامۃ الکبرٰی ص ۱۲۸۔ تالیف: د۔ الأشقر.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس آ پہنچی تھی اور شیطان تو انسان کو (وقت پر) دھوکا دینے والا ہے۔''

کافر لوگوں کو اس دن یقین ہو جائے گا کہ ان کا جرم بالکل معاف نہیں ہوگا اور ان کا عذر بھی قبول نہیں کیا جائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو جائیں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ﴾ (الروم: ۱۲)

''اور جس دن قیامت قائم ہوگی تو مجرم نا امید ہو جائیں گے۔''

مجرم لوگ دنیا کی طرف لوٹنے کی آرزو کریں گے تاکہ وہ مومن اور متقی بن کر نیک اعمال کر سکیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (الانعام: ۲۷)

''اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جب کہ یہ دوزخ کے پاس کھڑے کیے جائیں گے تو کہیں گے ہائے! کیا اچھی بات ہو کہ ہم پھر واپس بھیج دیے جائیں اور اگر ایسا ہو جائے تو ہم اپنے رب کی آیات کو جھوٹا نہ بتلائیں اور ہم ایمان والوں میں سے ہو جائیں۔''

اور فرمایا:

﴿وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ﴾ (السجدہ: ۱۲)

''کاش کہ آپ دیکھتے جب کہ گناہ گار لوگ اپنے رب تعالیٰ کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہوں گے، کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا اب تو ہمیں واپس لوٹا دے، ہم نیک اعمال کریں گے ہم یقین کرنے والے ہیں۔''

کافر لوگوں کا حال اس دن شدید عذاب اور سزا کی وجہ سے یہاں تک پہنچ جائے گا کہ وہ آرزو کریں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کر دے اور مٹی بنا دے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ عَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ﴾ (النساء: ٤١)

''جس دن کافر اور رسول کے نافرمان آرزو کریں گے کہ کاش! انہیں زمین کے ساتھ ہموار کر دیا جاتا۔''

اور فرمایا:

﴿وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا﴾ (النباء: ٤٠)

''اور کافر کہے گا کہ کاش! میں مٹی ہو جاتا۔''

ایسی قوم کے متعلق تمہاری رائے کیا ہو سکتی ہے جس قوم کی تمنا بھی اپنی موت ہی ہو۔ [1] کافر لوگ ابدی آگ میں ہوں گے ان کو جہنم سے کبھی نہیں نکالا جائے گا اور جہنم میں ان کو دائمی عذاب کبھی منقطع نہیں ہو گا۔

ابد الآباد وہ زمانہ جس کی انتہا نہ ہو۔ آگ میں رہنے والے، جس کے لیے جہنم سے نہ روانگی ہوگی اور نہ ان کو جہنم میں موت ہی آئے گی، یہ سزا فقط کافر، مشرک اور منافق کے لیے ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ اسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾ (الاعراف: ٣٦)

''اور جو لوگ ہمارے ان احکام کو جھٹلائیں اور ان سے تکبر کریں وہ لوگ دوزخ والے ہوں گے، وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔''

اور فرمایا:

﴿وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾ (البقره: ٣٩)

---

[1] القيامة الكبرىٰ ص ١٢٥ تاليف: د۔ عمر الأشقر.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور جو انکار کر کے ہماری آیات کو جھٹلائیں وہ جہنمی ہیں اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔''

اور فرمایا:

﴿إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَ لَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا﴾ (النساء: ١٤٥)

''منافق تو یقیناً جہنم کے سب سے نیچے کے طبقہ میں جائیں گے، ناممکن ہے کہ تو ان کا کوئی مددگار پالے۔''

جب اہل آگ (کافر لوگوں) پر عذاب شدید ہو جائے گا اور کشادگی اور ہر قسم کی اچھائی سے ان کی مایوسی طویل ہو چکی ہوگی جب کہ وہ اس لمبے عرصے کے دوران کچھ امید یا فراخی کی آس لگائے مکمل طور پر خاموشی اختیار کیے ہوئے تھے تو وہ اسی بنا پر کہ عذاب شدید ہو چکا ہے اور اچھائی یا فراخی کی اس میں طویل عرصہ تک خاموشی اختیار کرنے کے باوجود کچھ حاصل نہیں ہوا۔ داروغہ جہنم مالک کو بار بار پکاریں گے، جیسے فرمایا:

﴿وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ﴾

''اور پکار پکار کر کہیں گے کہ اے مالک! تیرا رب ہمارا کام ہی تمام کر دے۔''

یعنی ہمیں موت ہی دے دے تاکہ عذاب سے جان چھوٹ جائے، ہم تو انتہائی غم کے مارے ہوئے اور سخت عذاب میں مبتلا ہیں کہ اتنی قوت برداشت نہیں رہی کہ ہم صبر ہی کر سکیں، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ داروغہ جہنم ایک ہزار سال کے بعد ان کو جواب دے گا ﴿إِنَّكُمْ مَّاكِثُوْنَ﴾ یعنی تمہارا قیام اس میں ابدی ہے تمہیں کبھی بھی اس سے نہیں نکالا جائے گا، تو اس طریقہ سے بھی کافر لوگ اپنا مقصد حاصل نہ کر سکے کہ موت ہی آ جائے تاکہ عذاب سے جان چھوٹ جائے بلکہ ان کو جو جواب ملا وہ ان کی منشاء کے خلاف تھا کہ تمہارا قیام ابدی ہے۔ جس سے ان کا رنج و غم دگنا ہو گیا۔ ❶

❶ فتح الباري ٨/٥٦٨ كتاب التفسير، تفسير ابن كثير ٤/٥٣٥، تفسير الشيخ السعدي ٤/٤٥٨.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَ مَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا وَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ﴾ (المائدہ: ۳۷)

''یہ چاہیں گے کہ دوزخ میں سے نکل جائیں لیکن یہ ہرگز اس میں سے نہ نکل سکیں گے ان کے لیے تو دوامی عذاب ہے۔''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اہل جنت جنت میں اور اہل جہنم جہنم میں چلے جائیں گے تو موت کو لا کر جنت اور جہنم کے درمیان کھڑا کر دیا جائے گا، پھر اس کو ذبح کر دیا جائے گا، اس کے بعد ایک منادی آواز دے گا، اے اہل جنت! اب موت نہیں، اے اہل جہنم! اب موت نہیں۔ اس اعلان سے اہل جنت کی خوشیوں میں ایک خوشی کا اضافہ ہو جائے گا اور اہل جہنم کے دکھوں میں ایک اور دکھ کا اضافہ ہو جائے گا۔ ❶

امام قرطبی مذکورہ بالا حدیث کو کئی ایک اسناد کے ساتھ روایت کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ یہ احادیث صحیح اور ثابت شدہ ہیں اور اہل جہنم کے آگ میں ابدی قیام پر نص ہیں اور یہ آگ کا قیام بغیر کسی محدود حد اور معین مدت کے اور بغیر موت اور حیات کے اور بغیر کسی سکون اور نجات کے دائمی اور سرمدی ہوگا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ وضاحت کے ساتھ کافر لوگوں کے عذاب کے متعلق باری تعالیٰ نے اپنی کتاب کریم میں جس طرح بیان فرمایا اس کو ملاحظہ کیجیے۔ فرمایا:

﴿وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ﴾ (الفاطر: ۳۶)

''اور جو لوگ کافر ہیں ان کے لیے دوزخ کی آگ ہے نہ تو ان کی قضا آئے گی کہ مر ہی جائیں اور نہ دوزخ کا عذاب ہی ان سے ہلکا کیا جائے گا۔ ہم ہر کافر

---

❶ صحيح البخاري مع الفتح ۱۱/۴۱۵.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔"

اور فرمایا:

﴿كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا﴾ (النساء: ٥٦)

"جب ان کی کھالیں پک جائیں گی ہم ان کے سوا اور کھالیں بدل دیں گے۔"

اور فرمایا:

﴿هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ○ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَ الْجُلُوْدُ ○ وَ لَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ○﴾ (الحج: ١٩ تا ٢٢)

"پس کافروں کے لیے تو آگ کے کپڑے بیونت کر کاٹے جائیں گے اور ان کے سروں کے اوپر سے سخت کھولتا ہوا پانی بہایا جائے گا، جس سے ان کے پیٹ کی سب چیزیں اور کھالیں گلا دی جائیں گی اور ان کی سزا کے لیے لوہے کے ہتھوڑے ہیں، یہ جب بھی وہاں کے غم سے نکل بھاگنے کا ارادہ کریں گے وہیں لوٹا دیے جائیں گے اور (کہا جائے گا) جلنے کا عذاب چکھو۔"

❀❀❀❀

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت کے بعد گناہ گاروں کا حال

تمہیدی کلمات:

تمام اہل سنت کے نزدیک طے شدہ بات ہے کہ اہل قبلہ میں سے کسی مسلمان کو اس کے کسی گناہ کی وجہ سے کافر قرار دینا جائز نہیں ہے مگر ایسے شخص کو کافر قرار دیا جائے گا جس کو قرآنِ مجید اور سنت رسول (ﷺ) کافر قرار دے چکے ہوں، اور اس شخص پر حجت قائم ہو چکی ہو، اور جبر وتشدد، جہل اور تاویل، تمام مسائل میں نہیں، فقط ان مسائل میں جن کے اندر تاویل کرنا جائز ہے۔ کی رکاوٹیں اس شخص سے دُور ہو چکی ہوں تو ایسے شخص کو کافر قرار دیا جائے گا۔ بلکہ ایسے شخص کے کفر میں شک کرنا جائز ہی نہیں جس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کافر قرار دے چکے ہوں، جیسے مشرکین، یہودی اور عیسائی وغیرہ۔

یہاں پر اس بات کا علم بھی ضروری ہے کہ توحید پرست لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک بالکل نہیں کیا ہوگا اور اسلام کے نواقض میں سے کسی ناقض کا ارتکاب بھی نہیں کیا ہوگا لیکن انہوں نے گناہ کیے ہوں گے جس قدر وہ کر سکتے تھے، تو ایسے توحید پرست لوگ یقیناً مشیت ایزدی، اللہ کی مرضی کے تحت ہوں گے، اگر وہ چاہے گا تو ان کو سزا دے دے گا اور اگر وہ ان کے معاف کرنا چاہے گا تو معاف فرما دے گا، جیسے فرمایا:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾

(النساء: ٤٨، ١١٦)

''یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کیے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے۔''

قرآنِ کریم اور سنت نبویہ میں سے نصوص کی ایک کثیر تعداد کئی ایک گناہوں کی سزا ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہوں کے مرتکب لوگوں کے لیے بیان کرتی ہیں لیکن یہ نصوص ان گناہ گار لوگوں کے لیے جہنم کو ابدی طور پر واجب قرار نہیں دیتیں۔

ذیل میں ان گناہ گار لوگوں کے موت کے بعد کے احوال کا جائزہ پیش کروں گا جنہوں نے موت کے آنے سے قبل ان گناہوں سے توبہ نہیں کی ہوگی۔

جس آدمی نے نماز کو عمداً چھوڑا، یا نماز کو حقیر سمجھ کر عمداً سستی کی اس آدمی کا حال:

کلی طور پر نماز کا تارک کافر ہے اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے، نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: ہمارے اور ان کے درمیان نماز کا معاہدہ ہے جس نے اس کو چھوڑ دیا یقیناً اس نے کفر کیا۔ ❶ اور فرمایا: ''آدمی کے درمیان اور شرک کے درمیان نماز کو چھوڑنا ہے۔'' ❷

اور جس نے حقیر سمجھتے ہوئے نماز کو اس کے وقت سے لیٹ کر دیا، یا نماز کے وقت سویا رہا، یا نماز کو اس طرح ادا کرنے میں کوتاہی کی جس طرح اس کو ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو ایسا شخص اگرچہ کافر قرار نہیں دیا گیا لیکن اس کے لیے سخت سزا کی وعید ہے۔

صحیح بخاری ❸ میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی طویل خواب والی حدیث میں فرمان رسول اللہ ﷺ ہے: (ہم ایک لیٹے ہوئے آدمی پر پہنچے اور ناگہانی صورت والا ایک دوسرا شخص اس پر بہت بڑا پتھر اُٹھائے کھڑا تھا، جب وہ پتھر کہ اس کے سر پر مارتا تو پتھر اس کے سر کو کھولتے ہوئے دُور جا کر گرتا، وہ پتھر کے پیچھے جاتا اور اس کو پکڑ کر لاتا، ابھی وہ اس کے پاس واپس نہ پہنچتا کہ اس کا سر پہلے جیسے ہو چکا ہوتا، پھر وہ لوٹ کر اس

---

❶ ترمذی: ۲٦۲۳۔ نسائی: ۱/۲۳۱۔ ۲۳۲۔ وغیرهما و صحح الشیخ العلامة و عبدالعزیز بن باز رحمه الله الشیخ العلامة الألبانی رحمه الله.

❷ مسلم: ۸۲۔ ابوداؤد: ٤٦۷۸۔ ترمذی: ۲٦۲۲۔

❸ صحیح بخاری، حدیث رقم: ۷۰٤۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیٹے ہوئے آدمی کے پاس آتا اور جیسے پہلی بار اس کے ساتھ کیا تھا ویسا ہی کرتا) اس کی تفسیر میں آیا ہے کہ اس آدمی نے قرآن مجید کو حفظ کرنے کے بعد چھوڑ دیا اور فرض نماز کے وقت سویا رہتا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ○﴾

(الماعون: ٤۔٥)

''اور ان نمازیوں کے لیے افسوس (اور ویل نامی جہنم کی جگہ) ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔''

حافظ ابن کثیر کہتے ہیں کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو نماز کے اوّل وقت سے غفلت کرتے ہیں اور نماز تاخیر سے پڑھنے کو اپنا معمول بنا لیتے ہیں، یا وہ لوگ مراد ہیں جو نماز ادا کرتے ہوئے اس کے ارکان اور اس کی شروط کو مسنون طریقہ پر ادا کرنے میں غفلت کرتے ہیں، یا پھر وہ لوگ مراد ہیں جو خشوع وخضوع اور معانی پر غور وفکر کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے، یہ سارے ہی مفہوم اس لفظ میں آجاتے ہیں، اور ہر وہ نمازی آدمی جس کے اندر ان کوتاہیوں میں سے کوئی ایک کوتاہی بھی ہوگی وہ بقدر کوتاہی اس آیت کی وعید کا مستحق ہوگا، اور جس نمازی آدمی؟ میں یہ ساری کوتاہیاں جمع ہوگئیں وہ پورے طور سے اس وعید کا مستحق ہوگا اور پورے کا پورا عملی منافق بن جائے گا۔ ❶

رسول اللہ ﷺ نے نماز کے معاملہ میں ارشاد فرمایا: جس نے نماز کی حفاظت کی اور وہ اس کے لیے روزِ قیامت روشنی، دلیل اور نجات کا باعث ہوگی، اور جس نے اس کی حفاظت نہ کی تو وہ بھی اس کی کبھی نہ روشنی بنے گی نہ دلیل اور نہ نجات، اور وہ روزِ قیامت فرعون، قارون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ ❷

---

❶ تفسیر ابن کثیر: ٤/ ٥٥٤۔

❷ مسند امام احمد: ٢/ ١٦٩۔ دارمی: ٢/ ٣٠١۔ صحیح ابن حبان: ١٤٦٧۔ و صححه سماحة الشيخ ابن باز رحمه الله.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض علماء نے کہا ہے: نماز کو چھوڑنے والے کا حشر ان چاروں کے ساتھ اس لیے ہوگا کہ نماز سے اس کی بے پرواہی مال و دولت کی وجہ سے ہوگی، یا حکومت کی وجہ سے، یا وزارت کی وجہ سے یا تجارت کی وجہ سے، اگر بے پرواہی مال و دولت کی وجہ سے ہے تو اس کا حشر قارون کے ساتھ ہوگا، اگر حکومت کی وجہ سے ہے تو فرعون کے ساتھ حشر ہوگا، اگر وزارت کی وجہ سے ہے تو ہامان کے ساتھ حشر ہوگا اور اگر تجارت کی وجہ سے تو ابی بن خلف کے ساتھ حشر ہوگا، یہ کفار مکہ کا تاجر تھا۔ ❶ اللہ تعالیٰ ہمیں اس رسوائی سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

زکوۃ نہ دینے والے گناہ گار کا حال:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ○﴾ (التوبہ: ٣٤، ٣٥)

''اور جو لوگ سونے چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خبر پہنچا دیجیے۔ جس دن اس خزانے کو آتش دوزخ میں تپایا جائے گا، پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پشتیں داغی جائیں گی (ان سے کہا جائے گا) یہ ہے جسے تم نے اپنے لیے خزانہ بنا کر رکھا تھا، پس اپنے خزانوں کا مزہ چکھو۔''

صحیح بخاری ❷ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت عطا کیا، پھر اس آدمی نے

❶ الکبائر للذھبی، ص: ١٩۔

❷ رقم الحدیث: ١٤٠٣۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مال کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو روزِ قیامت وہ مال اس کے لیے آنکھوں پر دو سیاہ نقطوں والے ایک گنجے سانپ کی شکل میں ڈھال دیا جائے گا، پھر وہ اس (زکوٰۃ نہ دینے والے مال دار) کی باچھیں پکڑے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر آپ نے پڑھا:

﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾

(آل عمران: ۱۸۰)

''جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کچھ دے رکھا ہے وہ اس میں اپنی کنجوسی کو اپنے لیے بہتر خیال نہ کریں، بلکہ وہ ان کے لیے نہایت بدتر ہے عنقریب قیامت والے دن یہ اپنی کنجوسی کی چیز کے طوق ڈالے جائیں گے۔''

صحیح مسلم [1] میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو سونے اور چاندی والا (سرمایہ دار) اس (مال) کا حق (زکوٰۃ) ادا نہیں کرتا قیامت والے دن اس (مال) کو آگ کی تختیاں بنا دیا جائے گا، پھر ان کو جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا۔ جس سے اس کے پہلو، پیشانی اور کمر کو داغا جائے گا، یہ دن پچاس ہزار سال کا ہوگا اور لوگوں کے فیصلے ہو جانے تک اس کا یہی حال رہے گا۔ اس کے بعد وہ جنت کی راہ دیکھے گا یا جہنم کی۔

پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! اونٹ؟ (یہ تو سرمایہ دار کے متعلق آپ نے فرمایا: اونٹوں والے کے متعلق کیا ارشاد ہے؟) فرمایا: جو اونٹوں والا ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہیں کرتا، اور ان (اونٹوں) کے حق میں سے ہے ان کے دودھ کو دھویا جائے، فقرا اور مساکین کو پلانے کے لیے۔ ان کے بیان پر آنے کے دن، قیامت والے دن اس شخص کو ایک ہموار اور وسیع زمین پر ان اونٹوں کے لیے ڈال دیا جائے گا۔ اونٹ پہلے سے بھی زیادہ

[1] رقم: ۹۸۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں گے تعداد میں بھی، قوت اور موٹاپے میں بھی، ایک بچہ بھی ان اونٹوں میں سے کم نہ پائے گا وہ قدموں سے اس کو روندیں گے اور منہ سے کاٹیں گے، یہ دن پچاس ہزار سال کا ہوگا اور لوگوں کے فیصلے ہو جانے تک اس شخص کا یہی حال رہے گا، اس کے بعد وہ جنت کی راہ دیکھے گا یا جہنم کی۔

پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! گائے اور بکری؟ (ان کا حق ادا نہ کرنے والے کے متعلق کیا ارشاد ہے؟) فرمایا: گائے اور بکریوں والا جوان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہیں کرتا قیامت والے دن اس شخص کو ایک ہموار اور وسیع زمین پر ان (گائے اور بکریوں) کے لیے ڈال دیا جائے گا، ان میں سے کسی (گائے یا بکری) کو کم نہ پائے گا، ان میں کوئی ایسی نہ ہوگی جس کے سینگ ٹیڑھے ہوں یا بالکل نہ ہوں یا ٹوٹے ہوئے ہوں۔ سب کی سب تندرست و توانا ہوں گی۔ سینگوں سے اس کو ماریں گی اور قدموں سے روندیں گیں، یہ دن پچاس ہزار سال کا ہوگا اور لوگوں کے فیصلے ہو جانے تک اس شخص کا یہی حال رہے گا، اس کے بعد جنت کی راہ دیکھے گا یا جہنم کی۔

سود خور لوگوں کا حال:

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کریم میں سود خور لوگوں کی اس کیفیت کو بیان فرمایا ہے جو قیامت والے دن ان کے زندہ اٹھائے جانے کے وقت ہوگی اور بتایا ہے کہ وہ نہایت بری اور ناپسندیدہ حالت میں ہوں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ﴾ (البقرہ: ۲۷۵)

''سود خور لوگ نہ کھڑے ہوں گے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنا دے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی قیامت کے دن جب اپنی قبروں سے اٹھیں گے تو اس طرح کھڑے ہوں گے جیسے ایک گرا ہوا انسان گرتے ہی اٹھنے کی کوشش کرتا ہو اور شیطان نے اس کو حواس باختہ کر دیا ہو اور یہ اٹھنے کی ایک نہایت ہی ناگوار صورت ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سود خور آدمی کو قیامت والے دن اپنی قبر سے اٹھایا جائے گا تو وہ دیوانہ ہوگا اور اس کا دم گھٹ رہا ہوگا۔ ❶

یہ بھی کہا گیا ہے: سود خور لوگ قیامت والے دن اٹھائے جائیں گے تو ان کے پیٹ حاملہ عورتوں کی طرح پھولے ہوئے ہوں گے جب بھی کھڑے ہوں گے گر پڑیں گے اور لوگ ان کو روندتے ہوئے چلیں گے۔

بعض علماء کہتے ہیں: یہ فقط سود خوروں کے لیے علامت اور نشان کے طور پر ہے جس سے وہ قیامت والے دن پہچانے جائیں گے اور عذاب اس کے بعد ہوگا۔ ❷

صحیح بخاری ❸ میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی طویل خواب والی حدیث میں فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے: ہم ایک نہر پر پہنچے، حدیث کے راوی کہتے ہیں: میرے خیال میں آپ نے فرمایا: سرخ نہر خون کی مانند (جس پر پہنچے) تو نہر کے اندر ایک آدمی تیر رہا تھا اور کنارے پر ایک اور آدمی تھا، اس نے اپنے پاس بہت سارے سنگ ریزے جمع کر رکھے تھے تیرنے والے آدمی نے جس قدر تیراکی کرنی ہوتی وہ کرنے کے بعد سنگ ریزوں والے کے پاس آتا تو وہ اس کے منہ کو کھول کر سنگ ریزوں کا لقمہ منہ میں ڈال دیتا جس سے وہ واپس چلا جاتا اور تیرتا رہتا اور پھر لوٹ کر اس کے پاس چلا جاتا، جب بھی وہ اس کے پاس آتا وہ اس کا منہ کھولتا اور سنگ ریزوں کا لقمہ منہ میں ڈال دیتا۔ اس کی تفسیر میں ذکر ہوا ہے کہ وہ خونی نہر میں تیرنے اور پتھر کھانے والا آدمی سود خور تھا۔

ابو بصیرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: سود خور کو سرخ نہر میں تیرنے اور پتھر کھلانے کی سزا اس لیے

---

❶ تفسیر ابن کثیر ١/٣٢٦. ❷ تفسیر القرطبی ٣/٣٥٤.

❸ رقم: ٧٠٤٧.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی گئی کہ سود اصل میں سونے کے لین دین میں چلتا ہے اور سونا سرخ ہوتا ہے۔ رہا فرشتے کا پتھر کھلانا تو اس میں اس جانب اشارہ ہے کہ پتھروں سے بھی اس کی بھوک نہیں مٹتی اور سود بھی اسی وہم میں سود خور کو مبتلا کیے رکھتا ہے کہ اس کا مال تو زیادہ ہو رہا ہے اور دوسرے جانب اللہ تعالیٰ اسی سے برکت کو مٹا رہے ہوتے ہیں۔ ❶

زنا کار مردوں اور عورتوں کا حال:

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے زنا کو حرام کر دیا ہے اور دین اسلام میں اس کا حرام قرار دیا جانا بدیہی بات ہے، ہر مسلمان مرد اور عورت زنا کی ممانعت سے آگاہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَ سَآءَ سَبِيْلًا﴾ (الاسراء: ٣٢)

''خبردار زنا کے قریب بھی نہ پھٹکنا کیونکہ وہ بڑی بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ ہے۔''

بدکار مردوں اور بدکار عورتوں کا برزخ کا حال صحیح بخاری میں موجود ہے، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی طویل خواب والی حدیث میں فرمان رسول ﷺ ہے: ہم ایک تنور جیسے سوراخ پر پہنچے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ اوپر سے تنگ نیچے سے وسیع اور اس کے نیچے آگ جلائی جا رہی تھی۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ میرے خیال میں آپ نے فرمایا: سوراخ سے آہ و زاری کی ملی جلی سی آوازیں آ رہی تھیں، فرمایا: ہم نے سوراخ میں دیکھا تو اس میں عریاں مرد اور عریاں عورتیں تھیں، نیچے والی جانب سے ایک شعلہ ان کی طرف لپکتا جب وہ ان پر پہنچتا تو چیخنا چلانا شروع کر دیتے...... اس کی تفسیر میں آیا ہے کہ وہ زنا کار مرد اور زنا کار عورتیں تھیں۔ ❷

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ان کے عریاں کرنے کی مناسبت ان کا ذلت و رسوائی کے مستحق ہونے کی بنا پر ہے کیونکہ عموماً یہ لوگ خلوت میں چھپ جاتے تھے تو آج ان کو بے حرمتی اور پردہ دری کی سزا دی گئی اور نیچے کی طرف سے عذاب دیے جانے میں حکمت یہ ہے

❶ فتح الباري ١٢/٤٤٥.
❷ صحيح البخاري ٧٠٤٧.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ان لوگوں کا جرم نچلے اعضا سے تعلق رکھتا ہے۔ ❶

ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت پر واجب ہے کہ وہ اس گناہ عظیم سے بہت زیادہ محتاط رہے، بلکہ اس گناہ کے اسباب اور ذرائع سے بھی مکمل طور پر احتیاط کرے، مثلاً: محرمہ عورت جس سے نکاح حرام ہے سے خلوت میں ملنا۔ اجنبی عورت سے میل جول بالکل حرام ہے یا فتنے کے اسباب اختیار کرنا جیسے میک اپ کر کے عورتیں اپنی فتنہ انگیزیوں کا اظہار کرتی ہیں یا بعض فاسق و فاجر شادی کے دھوکے میں لا کر بعض عورتوں کے ساتھ کچھ دن گزارتے ہیں اور جب نفسانی خواہش پوری کر لیتے ہیں تو عورت کو چھوڑ دیتے ہیں یا ان کے علاوہ دیگر جتنے بھی اسباب اور وسائل ہیں سب سے بچنے کی پوری کوشش کرے۔

غیبت اور چغلی کرنے والے لوگوں کا حال: ❷

تمام لوگوں سے سب سے زیادہ شر پسند اور سب سے زیادہ فساد برپا کرنے والے غیبت اور چغلی کرنے والے لوگ ہیں۔ ایک آدمی کی باتیں دوسرے آدمی کو بتائیں گے تاکہ ان کے درمیان افتراق پیدا ہو جائے اور ان کی آپس کی محبت و مودّت بغض و عداوت میں بدل جائے، ایسے لوگوں کے تم کئی چہرے پاؤ گے، ہر ایک کو الگ الگ چہرے کے ساتھ ملتے ہیں، ایسے لوگوں کی زبان بھی کئی پہلو بدلتی ہے جیسی خواہش ہو ویسی ہی زبان بنا لیتے ہیں، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کریم میں ایسے لوگوں کو سخت تنبیہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ﴾ (الهمزة: ١)

''بڑی خرابی ہے ہر ایسے شخص کی جو عیب ٹٹولنے والا غیبت کرنے والا ہو۔''

یہ لوگ اپنے قول اور فعل سے دوسروں کی عیب جوئی کرتے ہیں جب کہ حقیقت میں یہ خود قابل نفرت اور گھٹیا درجہ کے ہوتے ہیں اور ایسے کیوں نہ ہوں جب کہ وہ خود جھوٹ، غیبت

---

❶ فتح الباري ١٢/٤٤٣.

❷ غیبت: یہ ہے کہ دوسرے لوگوں کے سامنے کسی کی برائیوں اور کوتاہیوں کا ذکر کیا جائے جو اس میں موجود ہوں۔
چغلی: یہ ہے کہ لوگوں کے درمیان دنگا و فساد کروانے کے لیے باتوں کو پھیلانا اگرچہ وہ سچی ہی ہوں۔ ان دونوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ چغلی میں قصد فساد شرط ہے جب کہ غیبت میں شرط نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چغلی، خیانت، کینہ، حسد اور دھوکے سے کبھی نہیں چوکتے۔

اسی بنا پر عذاب قبر کے اسباب میں سے ایک سبب چغل خوری کرنا بھی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ یا مکہ میں سے کسی ایک کی دیوار کے پاس سے گزرے تو آپ نے دو آدمیوں کی آوازیں سنیں ان دونوں آدمیوں کو اپنی اپنی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور یہ عذاب کسی بڑے جرم کی وجہ سے نہیں ہے، پھر فرمایا: کیوں نہیں، بہت بڑا جرم ہے۔ ان دونوں میں سے ایک تو پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خور تھا۔ ❶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے وہ ان ناخنوں سے اپنے چہرے اور سینوں کو چھیل رہے تھے، میں نے پوچھا: جبرئیل یہ لوگ کون ہیں؟ جبرئیل نے کہا یہ وہ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے اور ان کی غیبت کرتے تھے۔ ❷

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ عذاب قبر کے تین تہائی ہیں ایک تہائی عذاب غیبت کرنے سے ہوتا ہے، دوسرا تہائی عذاب پیشاب سے ہوتا ہے اور تیسرا تہائی عذاب چغلی سے ہوتا ہے۔ ❸

اور جہاں غیبت اور چغلی کرنے والا جھوٹ سے نہیں چوکتا تو اس کے لیے اس سزا کی وعید بھی ہوگی جو جھوٹ بولنے والوں کو دی گئی ہے، ان وعیدوں میں سے ایک وعید وہ ہے جسے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے طویل خواب والی حدیث میں روایت

---

❶ صحیح البخاری ۲۱۸۔ صحیح مسلم ۲۹۲۔ ابوداود ۲۰۔ ترمذی ۷۰۔ نسائی ۱/۲۸۔ ابن ماجه ۳٤۷.

❷ مسند احمد ۳/۲۲٤۔ ابوداود ٤۸۷۹۔ وصححه الالبانی رحمه الله.

❸ کتاب الصمت وآداب اللسان، ص۱۲۹، لابن أبی الدنیا، وقال المحقق أبو اسحاق الحوینی اسناده صحیح إلی قتادة.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے آپ نے فرمایا: ہم ایک چت لیٹے ہوئے آدمی پر پہنچے۔ اور ایک آدمی اپنے ہاتھ میں لوہے کی زنبور لیے اس پر کھڑا تھا، یہ آدمی چت لیٹنے والے آدمی کے چہرے کی ایک جانب کو لیتا تو اس کے جبڑے کو گدی تک، ناک کو گدی تک اور ہونٹ کو گدی تک چیر کر رکھ دیتا، پھر اس کے چہرے کی دوسری جانب منتقل ہوکر اس کے ساتھ بھی پہلی جانب والا ہی سلوک کرتا اور ابھی اس دوسری جانب سے فارغ نہ ہوتا کہ اس کے چہرے کی پہلی جانب صحیح ہوکر پھر ویسی ہی ہوچکی ہوتی جیسے کہ وہ تھی، وہ پھر اسی کی طرف لوٹ آتا اور اس کے ساتھ وہی سلوک کرتا جو پہلی بار کر چکا تھا۔ اور اس کی تفسیر میں آیا ہے کہ یہ وہ شخص ہے جو صبح گھر سے نکلتا تو ایسا جھوٹ بولتا جو آسمان کے کناروں تک پہنچ جاتا۔ ❶

اور چغل خور کو بہت بڑی وعید (دھمکی) دی گئی ہے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: قَتَّات جنت میں داخل نہیں ہوگا❷ اور قتات چغل خور کو کہتے ہیں، جیسے ایک روایت میں آیا ہے۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: دنیا میں جس آدمی کے دو چہرے ہوں گے قیامت والے دن اس کے لیے آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔ ❸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فرمارہے تھے: جس آدمی نے کسی مومن آدمی کے متعلق ایسی بات کہی جو اس میں نہیں تھی تو اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو جہنمیوں کے خون اور پیپ ملے کیچڑ میں ٹھہرائے رکھے گا جب تک وہ اپنی بات سے نکل نہ آئے۔ ❹

---

❶ صحيح البخاري ٧٠٤٧.

❷ صحيح البخاري ٦٠٥٦۔ صحيح مسلم ١٠٥.

❸ ابوداؤد ٤٨٧٣۔ البخاری فی ادب المفرد ١٣٠١۔ شرح السنة للبغوي ٣٥٩٧۔ وصححه الالبانی رحمہ اللہ.

❹ ابوداود ٣٥٩٧۔ مسند احمد ٢/ ٧٠۔ وصححه البانی رحمہ اللہ.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو یعلیٰ حضرت عائشہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: جس آدمی نے اپنے بھائی کا گوشت دنیا میں کھایا ہوگا، قیامت کے دن وہ بھائی اس کے قریب کر دیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا اس کو جیسے تم نے زندہ کھایا تھا اب مرے ہوئے کو کھاؤ تو وہ اس کو کھائے گا، ماتھے پر تیوڑیاں چڑھائے گا اور پوری قوت سے چلائے گا۔ ❶

متکبر لوگوں کا حال:

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور اپنے دادا (عمرو بن عاص) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں ک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت والے دن متکبر لوگوں کو چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں کی مانند انسانوں کی شکل میں اٹھایا جائے گا، ہر جگہ ہر ذلت نے ان کو ڈھانک رکھا ہوگا، جہنم کی بوکس نام والی جیل کی طرف ان کو ہانک کر لے جایا جائے گا، آگوں کی آگ، یعنی سب سے بڑی آگ ان پر چڑھی ہوئی ہوگی، اہل جہنم کا نچوڑ خون اور پیپ ان کو پلایا جائے گا۔ ❷

(اَلذَّرُّ) ایسی چھوٹی چیونٹیاں جن کی کوئی پروانہیں ہوتی، اسی لیے آدمی غیر شعوری طور پر انہیں کچل جاتا ہے، یہی حال قیامت کے دن متکبر لوگوں کا ہوگا۔

بقدر کفایت ہونے کے باوجود لوگوں سے مانگنے والے آدمی کا حال:

حضرت عبد الرحمٰن بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے بقدر کفایت ہونے کے باوجود سوال کیا قیامت والے دن وہ سوال اس کے چہرے پر خراشیں بن کر آئے گا، پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! بقدر کفایت کتنا ہے؟ فرمایا: پچاس درہم یا ان کی قیمت کے برابر سونا۔ ❸

---

❶ فتح الباری ۱۰/۴۷۰ وقال سندہ حسن.

❷ ترمذی ۲۴۹۲، وصححہ الالبانی رحمہ اللہ.

❸ ابوداود ۱۶۲۶۔ ترمذی ۶۵۰۔ نسائی ۵/۹۷۔ ابن ماجہ ۱۸۴۰۔ وصححہ الالبانی رحمہ اللہ.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی رعایا سے دور رہنے والے حکمران یا ذمہ دار کا حال:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لوگوں پر کسی معاملے میں حاکم بن جائے، پھر وہ ضعیفوں اور حاجت مندوں سے جواب کرے تو قیامت والے دن اللہ تعالیٰ بھی اس آدمی سے جواب فرمالیں گے۔ ❶

کذاب لوگوں کا حال:

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے طویل خواب والی حدیث میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم ایک چت لیٹے آدمی پر پہنچے، ایک اور آدمی اپنے ہاتھ میں لوہے کی زنبور لیے اس پر کھڑا تھا، یہ آدمی اس چت لیٹنے والے آدمی کے چہرے کی ایک جانب کو لیتا تو اس کے جبڑے کو گدی تک، ناک کو گدی تک اور ہونٹ کو گدی تک چیر کر رکھ دیتا، پھر اس کے چہرے کی دوسری جانب منتقل ہو کر اس کے ساتھ بھی پہلی جانب والا ہی سلوک کرتا اور ابھی اس دوسری جانب سے فارغ نہ ہوتا کہ اس کے چہرے کی پہلی جانب صحیح ہو کر پھر ویسی ہی ہو چکی ہوتی جیسے کہ وہ تھی، وہ پھر اسی کی طرف لوٹ آتا اور اس کے ساتھ وہی سلوک کرتا جو پہلی بار کر چکا تھا۔ اس کی تفسیر میں آیا ہے کہ یہ وہ شخص ہے جو صبح گھر سے نکلتا تو ایسا جھوٹ بولتا جو آسمان کے کناروں تک پہنچ جاتا۔ ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرما رہے تھے: جس آدمی نے کسی مومن آدمی کے متعلق ایسی بات کہی جو اس میں نہیں تھی تو اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو جہنمیوں کے خون اور پیپ ملے کیچڑ میں ٹھہرائے رکھے گا جب تک وہ اپنی بات سے نکل نہ آئے۔ ❸

---

❶ مسند احمد ٥/٢٣٨، السلسلة الصحيحة ٢/٢٠٦

❷ رقم الحديث ٧٠٤٧.

❸ ابوداود ٣٥٩٧۔ مسند احمد ٢/٧٠، وصححه الألبانی رحمہ اللہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کے عیب ڈھونڈنے اور خفیہ ان کی باتیں سننے والے آدمی کا حال:

صحیح بخاری ❶ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جس آدمی نے کسی قوم کی باتیں سنیں ان کے ناپسند کرنے کے یا اس سے نفرت کرنے کے باوجود تو قیامت والے دن اس کے کان میں پگھلا ہوا سیسہ ڈال دیا جائے گا۔

متجسس: جو لوگوں کی باتیں سنے ان کے ناپسند کرنے کے باوجود اور ایسا آدمی غیبت، چغلی اور کذب بیانی سے نہیں چوکتا، لہٰذا ان گناہوں کا عذاب بھی اس کو ہوگا۔

تصویر بنانے والے لوگوں کا حال:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ یہ تصاویر بناتے ہیں قیامت والے دن ان کو عذاب دیا جائے گا ان لوگوں سے کہا جائے گا جو تم نے پیدا کیا اس کو زندہ کرو۔ ❷

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے، وہ کہتے کہ ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے: جس آدمی نے دنیا میں کوئی تصویر بنائی ہوگی قیامت والے دن وہ اس تصویر میں روح پھونکنے کا پابند کیا جائے گا اور وہ روح نہیں پھونک سکتا۔ ❸

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فرما رہے تھے: قیامت والے دن تمام لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک شدید ترین عذاب والے لوگ تصویر بنانے والے ہوں گے۔ ❹

نوحہ کرنے والی عورت کا حال:

حضرت انس مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نوحہ گری کرنے والی عورت نے اگر اپنی موت سے پہلے توبہ نہیں کی ہوگی تو قیامت

---

❶ حدیث رقم ۷۰۴۲.
❷ البخاری ۵۹۵۱۔ مسلم ۲۱۰۸.
❸ البخاری ۵۹۶۳۔ مسلم ۲۱۱۰.
❹ البخاری ۵۹۵۰۔ مسلم ۲۱۰۹.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے دن جب اس کو اٹھایا جائے گا تو اس پر پگھلے ہوئے سیسہ کا لباس اور خارش والی چادر ہوگی۔ ❶ یعنی سیسہ تو وہ پہنے گی اور خارش اس کے اعضا پر اس طرح مسلط ہوگی جیسے چادر بدن کو ڈھانک لیتی ہے۔

منشیات استعمال کرنے والے لوگوں کا حال:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور اللہ عزوجل نے اپنی ذات پر قسم ڈال رکھی کہ جس آدمی نے نشہ پیا اس کو وہ طینۃ الخبال پلائے گا، پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! طینۃ الخبال کیا چیز ہے؟ فرمایا: جہنمی لوگوں کا پسینہ یا جہنمی لوگوں کا نچوڑا ہوا خون اور پیپ۔ ❷

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نشہ شراب ہے اور ہر قسم کا نشہ حرام ہے۔ اور دنیا میں ہمیشہ شراب پینے والا آدمی اگر بغیر توبہ کیے مر گیا تو وہ آخرت میں شراب نہیں پیے گا۔

سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے یا پینے والے آدمی کا حال:

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے تو وہ گڑگڑاتے ہوئے (آنتوں کا بولنا) اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ انڈیل رہا ہے۔ ❹

اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص چاندی اور سونے کے برتنوں میں کھاتا ہے......۔

خودکشی کرنے والے آدمی کا حال:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جس آدمی نے پہاڑ سے کود کر اپنے آپ کو قتل کر لیا وہ جہنم کی آگ میں ہے،

❶ صحيح مسلم ٩٣٤.
❷ صحيح مسلم ٢٠٠٢.
❸ صحيح مسلم ٢٠٠٣.
❹ البخاري ٥٦٣٤- مسلم ٢٠٦٥.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں بھی کودے گا، ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اسی آگ میں ہی رہے گا، جس نے زہر پی کر اپنے آپ کو قتل کرلیا اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا جس کو جہنم کی آگ میں پیے گا، ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اسی میں ہی رہے گا اور جس نے تیز دھار آلے سے اپنے آپ کو قتل کرلیا اس کا آلہ اس کے ہاتھ میں ہوگا، جس کو وہ جہنم کی آگ میں اپنے پیٹ میں مارے گا، ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اسی میں ہی رہے گا۔ ❶

امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنا گلا گھونٹتا ہے وہ اس کو آگ میں گھونٹے گا اور جو اپنے آپ کو گھونپتا ہے وہ اس کو آگ میں گھونپے گا۔ ❷

یتیموں کا مال کھا جانے والے اور ان پر ظلم سے قبضہ جما لینے والے لوگوں کا حال:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَ سَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا﴾ (النساء: ١٠)

''جو لوگ ناحق ظلم سے یتیموں کا مال کھا جاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ ہی بھر رہے ہیں اور عنقریب وہ دوزخ میں جائیں گے۔''

یعنی جو یتیموں کا مال بلاسبب اور ناحق کھاتا ہے وہ آگ کھاتا ہے جو قیامت والے دن اس کے پیٹ میں دہکے گی۔ ❸

صحیحین (بخاری ومسلم) میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ہلاک کردینے والی سات چیزوں سے بچو، پوچھا اے اللہ کے رسول! وہ سات چیزیں کون سی ہیں؟ فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو، کسی کو ناحق

---

❶ صحیح البخاری ٥٧٧٨۔ صحیح مسلم ١٠٩۔

❷ صحیح البخاری ١٣٦٥۔

❸ دیکھئے تفسیر قرطبی ٣/٥٣۔٥٤ اور تفسیر ابن کثیر ١/٤٥٦۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتل کرنا سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، مقابلے والے دن پیٹھ پھیر جانا اور پاک دامن مومن بے خبر عورتوں پر تہمت لگانا۔ ❶

لوگوں کے حقوق اراضی وغیرہ غصب کرنے یا خیانت کرنے والے لوگوں کا حال:

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ کو سنا آپ فرما رہے تھے: جس آدمی نے زمین کے معاملے میں کچھ بھی ظلم کیا اس کو ساتوں زمینوں کا طوق ڈال دیا جائے گا۔ ❷

امام بخاری ❸ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے زمین کا کچھ حصہ بھی ناحق لے لیا قیامت والے دن اس کو ساتوں زمینیں تک دھنسا دیا جائے گا۔

حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فرما رہے تھے: جس آدمی نے ظلم سے ایک بالشت برابر بھی زمین لے لی اللہ تعالیٰ اس کو پابند کر دے گا کہ اس کو ساتوں زمینیں تک کھودو، پھر قیامت والے دن اس کے ٹکڑے کا طوق ڈال دیا جائے گا یہاں تک کہ لوگوں کے فیصلے ہو جائیں۔ ❹

اور امام احمد کی ایک روایت میں ہے کہ جس آدمی نے ناحق زمین لے لی، وہ پابند کر دیا جائے گا کہ محشر قائم ہونے تک اس کی مٹی کو اٹھا کر رکھے۔ ❺ اور ابو یعلیٰ کی روایت میں ہے: جس آدمی نے مسلمانوں کے رستہ سے بالشت برابر زمین بھی لے لی قیامت والے دن وہ ساتوں زمینوں سے اس ٹکڑے کو اٹھا کر لائے گا۔ ❻

---

❶ البخاری ٢٧٦٦، مسلم ٨٩.

❷ البخاری ٢٤٥٢۔ مسلم ١٦١٠۔ الترمذی ١٤١٨۔ مسند احمد ١/١٨٨۔١٨٩.

❸ صحیح البخاری ٢٤٥٤.

❹ صحیح ابن حبان ١١/٥٦٨۔ مسند احمد ٤/١٧٣.

❺ المسند ٤/١٧٢۔١٧٣.

❻ اوردہ الحافظ فی الفتح ٥/١٠٤ وحسن اسنادہ.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت حارث بن برصاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ جمرات میں سے دو جمروں کے درمیان چل رہے تھے، فرمایا: جس آدمی نے جھوٹی قسم کے ساتھ کسی مسلمان آدمی کے مال سے بالشت برابر بھی لے لیا وہ اپنا ٹھکانا آگ کو بنا لے۔ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے خیانت کا ذکر فرمایا تو خیانت اور اس کے معاملے کو بہت بڑا بتایا، فرمایا: تم میں سے قیامت والے دن کسی کو ایسا نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر گھوڑا ہنہنا رہا ہو، وہ کہے کہ اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجیے اور میں کہوں کہ میں تیرے لیے کچھ نہیں کرسکتا، میں نے تجھے آگاہ کردیا تھا اور کسی کی گردن پر اونٹ بلبلا رہا ہو وہ پکارے اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجیے اور میں کہوں کہ میں تیرے لیے کچھ نہیں کرسکتا، میں نے تجھے آگاہ کردیا تھا اور کسی کی گردن پر سونا چاندی ہو، وہ کہے اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجیے اور میں کہوں کہ میں تیرے لیے کچھ نہیں کرسکتا، میں نے تجھے آگاہ کردیا تھا یا اس کی گردن پر حرکت کرتے ہوئے کپڑے ہوں، وہ کہے اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجیے اور میں کہوں کہ میں تیرے لیے کچھ نہیں کرسکتا، میں نے تجھے آگاہ کردیا تھا۔ ❷

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ہر خائن اپنی خیانت کو قیامت والے دن اٹھا کر لائے گا تاکہ تمام لوگوں کے سامنے رسوا ہو، خیانت شدہ چیز جو بھی ہو جانور ہو یا انسان، کپڑے ہوں یا سونا چاندی یا کوئی اور چیز اور یہی تفسیر اللہ تعالیٰ کے اس قول کی ہے:

﴿وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (آل عمران: ۱۶۱)

”ہر خیانت کرنے والا خیانت لیے ہوئے قیامت کے دن حاضر ہوگا۔“

---

❶ صحیح ابن حبان ۱۱/ ۵۷۰۔ المستدرك ٤/ ۲۹۴۔۲۹۵.

❷ صحیح البخاری ۳۰۷۳۔ صحیح مسلم ۱۸۳۱.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیب وزینت کے ساتھ بے پردہ ہو کر گھروں سے نکلنے والی عورتوں کا حال:

بن سنور کر اور بے پردہ ہو کر گھروں سے نکلنے والی عورتوں کے متعلق نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایسی عورتوں کو قیامت والے دن جنت میں داخلے سے مؤخر کردیا جائے گا بلکہ اس سے دور کردیا جائے گا، امام مسلم نے اپنی کتاب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو قسمیں اہل جہنم میں سے ہیں، میں نے ان دونوں کو نہیں دیکھا اور فرمایا ان میں سے ایسی عورتیں جو کپڑے پہننے کے باوجود عریاں ہوں گی، مائل کرنے والی ہوں گی اور مائل ہونے والی ہوں گی۔ فسق و فجور کی طرف ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہانوں جیسے بڑے بڑے ہوں گے، ایسی عورتیں نہ جنت میں داخل ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو کو پائیں گی، اگرچہ اس کی خوشبو دور تک پائی جائے گی۔ ❶

بلاشک! ایک مسلمان عورت کے لیے کبیرہ گناہ ہے کہ وہ زیب وزینت کے ساتھ بے پردہ ہو کر گھر سے نکلے کیونکہ ایسا کرنے پر اس کے لیے انتہائی شدید اور سخت وعید آئی ہے اور خدشہ ہے کہ وہ اسی گناہ کے سبب اہل جہنم میں سے ہو جائے۔

صحیح حدیث میں نبی کریم ﷺ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ دنیا کے اندر کتنی ہی لباس والیاں آخرت میں عریاں ہوں گی۔ ❷

(دنیا میں کتنی ہی لباس والیاں آخرت میں ہوں گی)

آپ کے اس فرمان کی تفسیر ایک طرح سے کی گئی ہے۔

۱: صاحب ثروت اور مال دار ہونے کی بدولت عورت اعلیٰ سے اعلیٰ لباس پہنتی ہے لیکن آخرت میں ثواب سے خالی ہوگی کیونکہ دنیا میں اس نے اچھے اعمال نہیں کیے ہوں گے۔

۲: عورت نے لباس تو پہنا ہوگا لیکن اتنا شفاف اور اتنا باریک کہ اس کے ستر کو ڈھانکتا ہی نہیں تو اس کے سزا کے طور پر آخرت میں عریاں ہوگی۔

---

❶ صحیح مسلم ۲۱۲۸۔

❷ صحیح البخاری ۱۱۵۔ ترمذی ۲۱۹۶۔ موطا ۹۱۳/۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳: لباس تو اس نے پہن رکھا ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ کے شکر سے خالی ہوگی جب کہ اس نعمت کے شکر ادا کرنے کا ثمرہ آخرت میں ثواب ہے۔

۴: لباس تو اس نے پہن رکھا ہے لیکن چادر کو کمر میں باندھا ہوا ہے جس سے چھاتی بھی عریاں ہورہی ہے اور جسمانی محاسن بھی ظاہر ہورہے ہیں۔ تو گویا عریاں ہی ہوئی، اس لیے آخرت میں اس کی سزا پائے گی۔

۵: عورت کو لباس کے طور پر دنیا میں نیک شوہر مل گیا لیکن آخرت میں وہ اگر نیک اعمال سے خالی ہو تو شوہر کی نیکی اس کے کام نہیں آئے گی، جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ﴾ (المومنون: ۱۰۱)

''اس دن آپس میں کوئی رشتہ نہ ہوگا۔''

اور اسی کی مانند یہ ہے کہ عورت دنیا میں شرف و منصب کے لباس میں ہو لیکن آخرت میں وہ آگ کے اندر ہو تو گویا آخرت میں بے لباس ہوگی۔ [1]

اسی لیے ایک عقل مند عورت اسی خطرناک طرز عمل کو نہایت غور و فکر سے سوچے اور اس رسوا کن انجام کی بھی فکر کرے، جس کی طرف یہ زیب و زینت اور بے پردگی اس کو کھینچے چلے جارہی ہے اور ذرا غور کرے تو یہی وہ چیز ہے جس نے پردے کے اسباب، مثلاً: برقعہ اور چادر وغیرہ کو بھی فتنہ و فساد کا سبب بنا دیا ہے۔

اور ذرا اس پر غور کرے تو یہی چیز ہے جو مومن مردوں اور عورتوں کے لیے فتنہ کا سبب بن کر ان کو گمراہ کررہی ہے اور جنت کے رستہ سے ان کے قدموں کو پھسلا رہی ہے۔

وہ لوگ: اللہ تعالیٰ قیامت والے دن جن سے بات بھی نہیں کریں گے، نہ ان کی طرف دیکھیں گے، نہ ان کو پاک کریں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا:

کئی ایک ایسے گناہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے ڈراتے ہوئے فرمایا ہے کہ وہ ان گناہوں کے مرتکب لوگوں سے قیامت والے دن نہ بات کریں گے، نہ ان کی طرف دیکھیں

---

[1] فتح الباری ۱۳/۲۳.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے، نہ ان کو پاک فرمائیں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا، کئی ایک آیات میں اس کی وعید کا ذکر ہوا ہے۔

ان لوگوں میں سے کچھ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب کو چھپا لیتے ہیں اور یہ علماء ہیں، جو حاکم وقت کو خوش کرنے کے لیے یا کسی فائدے کے بر آنے پر یا کسی دنیاوی مقصد کی چاہت میں علم ہونے کے باوجود اس کو چھپا لیتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَآ أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَٰبِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۙ أُولَٰٓئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَٰلَةَ بِالْهُدَىٰ وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ○﴾ (البقرہ: ۱۷۴تا۱۷۵)

’’بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب کو چھپاتے ہیں اور اسے تھوڑی تھوڑی سی قیمت پر بیچتے ہیں یقین مانو کہ یہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے بات بھی نہ کرے گا نہ انہیں پاک کرے گا، بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے، یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے گمراہی کو ہدایت کے بدلے اور عذاب کو مغفرت کے بدلے خرید لیا ہے، یہ لوگ آگ کا عذاب کتنا برداشت کرنے والے ہیں۔‘‘

امام بغوی کہتے ہیں: (قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے بات بھی نہ کرے گا) یعنی ان سے رحمت کی اور خوش کن بات نہیں کرے گا، فقط ان کی توبیخ اور سرزنش کے لیے بات کرے گا اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر غصہ ہوگا، جیسے کوئی کسی پر غصے ہو تو کہہ دیا جاتا ہے کہ وہ فلاں سے بات نہیں کرے گا۔ [1]

---

[1] معالم التنزیل للبغوی ۱/ ۱٤۱.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جس سے علم کے متعلق سوال کیا گیا اور وہ اس کو چھپا گیا تو اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اس کو آگ کی لگام ڈالے گا۔ ❶

ان لوگوں میں سے کچھ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے انہوں نے عہد کیا تھا اس کو توڑ دیتے ہیں اور اپنی قسموں کو تھوڑی سی قیمت کے عوض بیچ دیتے ہیں، اپنے شخصی اور گھٹیا مقاصد کی خاطر قسمیں اٹھاتے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ أَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (آل عمران: ۷۷)

''بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد کو اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں، ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اللہ تعالیٰ نہ تو ان سے بات چیت کرے گا نہ ان کی طرف قیامت کے دن دیکھے گا نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔''

ان لوگوں میں سے وہ بھی ہے جو اپنے تہبند چادر، شلوار، پاجامہ، پینٹ وغیرہ کو لٹکاتا ہے، یعنی اپنے لباس کو اتنا لٹکاتا ہے کہ ٹخنوں سے گزر کر زمین تک لے جاتا ہے، اور وہ بھی ہے جو بہت زیادہ احسان جتلاتا ہے اور وہ بھی ہے جو اپنے سامان تجارت کو بیچنے اور عام رواج دینے کے لیے جھوٹی قسمیں اٹھاتا ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمیوں سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ بات چیت کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے، ابوذر کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار آپ نے اس ارشاد کو پڑھا، ابوذر نے کہا: وہ ناکام اور نامراد ہو گئے، اے اللہ کے رسول!

❶ ابوداود ۳۶۵۸، ترمذی ۲۶۵۱.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: اپنے تہبند کو لٹکانے والا، بہت زیادہ احسان جتلانے والا اور جھوٹی قسم اٹھا کر اپنا سامان تجارت فروخت کرنے والا۔ ❶

ان لوگوں میں سے وہ بھی ہے جو کسی جگہ پر ہو جہاں اس کے پاس پانی ہو اور پانی اس کی ضرورت سے زیادہ ہو لیکن وہ بخل سے کام لے اور ضرورت مندوں کو اس سے روک دے اور جو بھی اس آدمی جیسا طرز عمل اختیار کرے، (ان لوگوں میں شامل) وہ بھی ہے جس نے امام کی بیعت دنیوی مال و دولت کے لالچ میں کی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمیوں سے قیامت والے دن اللہ تعالیٰ نہ بات کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا، ایک وہ آدمی وہ کسی بے آب و گیاہ زمین پر ضرورت سے زائد پانی رکھتا ہو اور مسافر کو اس سے منع کر دے، دوسرا وہ آدمی تاجر جو عصر کی نماز کے بعد کسی آدمی کو سامان فروخت کرے اور اللہ کی قسم! اٹھائے کہ اس نے یہ سامان فلاں فلاں قیمت پر حاصل کیا ہے اور خریدار نے اس کو سچا سمجھ لیا حالانکہ وہ جھوٹا تھا، تیسرا وہ آدمی جس نے امام کی بیعت لی تو صرف دنیا کی خاطر کی اگر امام نے اس کو دنیا سے کچھ دے دیا تو اس نے وفاداری کی اور اگر اس نے کچھ نہیں دیا تو اس نے بھی وفاداری نہ کی۔ ❷

ان لوگوں میں سے کچھ یہ بھی ہیں۔

- عمر رسیدہ ہونے کے باوجود زنا کرنے والا۔
- کذاب حکمران۔
- مفلس و نادار لیکن متکبر ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے آدمیوں سے قیامت والے دن اللہ تعالیٰ نہ بات کرے گا، نہ انہیں پاک کرے گا

---

❶ صحیح مسلم ۱۰۶۔

❷ صحیح البخاری ۲۳۶۹، ۲۶۷۲، ۷۲۱۲، ۷۴۴۶، ۲۳۵۸۔ صحیح مسلم ۱۰۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ان کی طرف دیکھے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے، بوڑھا زانی، کذاب حکمران اور تکبر کرنے والا فقیر۔ ❶

ان لوگوں میں سے کچھ یہ بھی ہیں:

والدین کا نافرمان۔

عورت جو مردوں کی مشابہت کرے، ان جیسا لباس پہنے اور ان جیسی شکل وصورت بنائے، اسی کی مانند دیگر مشابہات دیوث، جو اپنے اہل وعیال پر غیرت نہ کھائے اور ان میں برائی دیکھنے کے باوجود خاموش رہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین قسم کے آدمیوں کی طرف قیامت والے دن اللہ تعالیٰ دیکھے گا بھی نہیں، اپنے والدین کا نافرمان، مرد بننے والی اور ان کی مشابہت کرنے والی عورت اور دیوث آدمی۔ تین قسم کے آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے، اپنے والدین کا نافرمان، ہمیشہ شراب پینے والا اور اپنے عطیہ کو بہت جتلانے والا۔ ❷

معزز قارئین کرام! جس قدر ممکن ہوسکا بعض گناہ گار لوگوں کے احوال کا بیان اور اگر وہ لوگ اپنے ان گناہوں سے تائب نہیں ہونے یا اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں کو معاف نہیں کیا ہوگا تو موت کے بعد جو سزا ان کو ملے گی اس کا بھی بیان آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اہل توحید میں سے جو موحد فوت ہو جائے اور اس سے اپنی زندگی میں گناہ سرزد ہوتے رہیں ہوں اور موت سے قبل اس نے گناہوں کو ختم کردینے والے اسباب اور وسائل جیسے توبہ ہے اختیار نہیں کیے تھے تو ایسا موحد مسلمان اللہ تعالیٰ کی مرضی اور مشیت کے تحت ہوگا، اگر باری تعالیٰ غفور ورحیم چاہیں گے تو اس کو معاف فرما دیں گے یا پھر اس کو سزا دے دیں گے اور یہ عذاب اس کو موت کے بعد ہوگا۔

---

❶ صحیح مسلم ۱۰۷۔ ❷ النسائی ۸۰/۶۔ ابن خزیمہ فی التوحید ص ۶۳۴۔ واحمد فی مسندہ ۱۳۴/۲۔ وابن حبان رقم: ۵۶۔ المورد۔ والحاکم ۱۴۶/۴۔۱۴۷ وصححہ الالبانی، الصحیحۃ ۶۷۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جب اس کو عذاب ہوگا تو یہ عذاب قیامت کے قائم ہونے تک ہمیشہ جاری رہ سکتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کچھ مدت تک اس کو عذاب دیا جائے اور پھر روک دیا جائے۔ علامہ ابن قیم نے اپنی کتاب ''الروح'' میں اس مسئلہ کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ [1]

اور کبھی کسی گناہ گار کو ارض محشر پر ہی عذاب ہوگا، جیسے زکوٰۃ نہ دینے والے کے حال میں ذکر ہوا اور قیامت کی جن ہولناکیوں کا اس کو سامنا ہوگا وہ اس عذاب پر زائد ہوں گی۔

اور کبھی کسی گناہ گار کو آگ میں داخل کر دیا جائے گا اور جب تک وہ پاک وصاف نہیں ہوجائے گا اس میں ٹھہرا رہے گا، پھر اس سے نکال دیا جائے گا، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ سے صحیح حدیث میں ثابت ہے، آپ نے فرمایا: اہل توحید میں سے بعض لوگوں کو آگ میں عذاب دیا جائے گا حتیٰ کہ وہ اسی میں جل کر کوئلے بن جائیں گے، پھر رحمت ان کو پالے گی تو ان کو نکال دیا جائے گا اور جنت کے دروازوں پر ڈال دیا جائے گا۔ [2]

اس حدیث کے علاوہ کئی اور احادیث سے بھی یہ مسئلہ ثابت ہے، یعنی جو مسلمان اپنے برے اعمال کی سزا میں جہنم جائے گا وہ ایک مدت کے بعد جس کی طوالت کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے نکال دیا جائے گا، بطور مثال صحیح مسلم کی احادیث نمبر ۱۸۲ سے ۱۹۷ تک ملاحظہ کیجیے۔

اس لیے ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ قیامت کے دن اپنی نجات کے لیے اسباب تلاش کرنے کی کوشش کرے اور ہر ایسے عمل سے توبہ کرنے میں جلدی کرے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو قبل اس سے کہ جو مہلت اور گنجائش اس کو ملی ہوتی ہے وہ ختم ہوجائے، پھر وہ اپنی کوتاہی اور ٹال مٹول پر شرمندہ ہو اور نیک اعمال کرنے کے لیے دنیا کی طرف لوٹنے کی آرزو کرے یا قبل اس کے کہ وہ موت کے فرشتوں کو دیکھ کر مزید زندگی کی آرزو کرے جب کہ وہ اس کی روح کو قبض کرنے کے لیے آچکے ہیں۔

---

[1] المسألة الرابعة عشرة: ۱/ ۳۷۰.

[2] ترمذی ۶۰۰ـ مسند احمد ۳/ ۳۹۱ـ وصححہ الالبانی الصحیحۃ ۲۴۵۱.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہی ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾

(المنافقون : ۱۱)

''اور جب کسی کا مقررہ وقت آ جاتا ہے تو پھر اسے اللہ تعالیٰ ہرگز مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے اللہ تعالیٰ بخوبی باخبر ہے۔''

❁❁❁❁

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت کے بعد پرہیزگاروں کا حال

موت کے وقت فرشتے ان پر نازل ہوکر ان کو اطمینان دلاتے اور جنت کی بشارت سناتے ہیں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَٰٓئِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ○ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ○ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ○﴾

(حمٓ السجدہ: ۳۰ تا ۳۲)

''(واقعی) جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے، پھر اسی پر قائم رہے ان کے پاس فرشتے (یہ کہتے ہوئے) آتے ہیں کہ تم کچھ اندیشہ اور غم نہ کرو (بلکہ) اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم وعدہ دیے گئے ہو، تمہاری دنیوی زندگی میں بھی ہم تمہارے رفیق تھے اور آخرت میں بھی رہیں گے اور جو کچھ تم مانگو سب تمہارے لیے (جنت میں موجود) ہے۔ غفور و رحیم (معبود) کی طرف سے یہ سب کچھ بطور مہمانی کے ہے۔''

امام بغوی کہتے ہیں: (ان کے پاس فرشتے آتے ہیں) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ موت کے وقت آتے ہیں۔ قتادہ اور مقاتل کہتے ہیں کہ جب وہ اپنی قبروں سے کھڑے ہوں گے تو آئیں گے۔ وکیع بن جراح کہتے ہیں کہ بشارت تین مقامات پر ہوگی: موت کے وقت، قبر میں اور قیامت کے دن جس وقت دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ ❶

---

❶ تفسیر البغوی ٤/١١٤.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن کثیر کہتے ہیں: (تمہاری دنیوی زندگی میں بھی ہم تمہارے رفیق تھے اور آخرت میں بھی رہیں گے) یعنی موت کے وقت فرشتے مومنوں سے کہتے ہیں کہ ہم تمہارے رفیق تھے۔ یعنی دنیا کی زندگی میں تمہارے دوست تھے، اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمہیں سیدھا اور درست کیے رکھتے تھے اور تمہاری حفاظت کیا کرتے تھے اور اسی طرح آخرت میں تمہارے ساتھ ہوں گے، قبر کی وحشت میں اور صور پھونکنے کے وقت تمہیں تسلی اور سکون دیں گے، بعثت ونشور والے دن تمہیں اطمینان سے رکھیں گے، صراط مستقیم، پل صراط سے تمہیں گزاریں گے اور نعمتوں کی جنتوں میں تمہیں پہنچا آئیں گے۔ ❶

صحیح حدیث میں روح قبض کرنے کی کیفیت کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: پھر ملک الموت علیہ السلام آتا ہے اور اس کے سر کے پاس ہو کر بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے اے پاک روح! ایک روایت میں ہے کہ مطمئن روح اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور خوشنودی کی طرف نکل، فرمایا: وہ اس طرح بہتی ہوئی نکلتی ہے جیسے قطرہ مشکیزہ سے بہتا ہوا نکلتا ہے تو وہ اس کو پکڑ لیتا ہے۔ ایک روایت میں ہے: جب اس کی روح نکل جاتی ہے تو آسمان وزمین کے درمیان موجود ہر فرشتہ اور آسمان کے اندر موجود ہر فرشتہ اس پر درود پڑھتا ہے اور آسمان کے دروازے اس کے لیے کھول دیے جاتے ہیں۔ ❷

متقی لوگوں کا موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے ملاقات پر خوش ہونا:

مومن اور متقی لوگوں کو جس وقت فرشتے بشارت دیتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات پر خوش ہوتے ہیں۔

اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو محبوب رکھتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات محبوب رکھتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات پسند نہیں کرتا، میں

❶ تفسیر ابن کثیر ٤/٩٩.

❷ یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے صفحہ نمبر ۱۳، ۱۴ پر۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کہا اے اللہ کے نبی! کیا موت کو ناپسند کرنا؟ تو ہم سے ہر ایک موت کو ناپسند کرتا ہے؟ فرمایا: اس طرح نہیں ہے بلکہ جب مومن آدمی کو اللہ تعالیٰ کی رحمت دخوشنودی اور جنت کی بشارت دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو چاہتا ہے، اور جب کافر کو اللہ تعالیٰ کے عذاب اور ناراضگی کی بشارت دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔ ❶

صحیح بخاری میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میت کو تیار کر کے رکھ دیا جاتا ہے تو لوگ اپنے کندھوں پر اس کو اٹھا لیتے ہیں، اگر میت نیک ہو تو وہ کہتی ہے مجھے آگے پہنچا دو اور اگر نیک نہ ہو تو وہ اپنے اہل خانہ سے کہتی ہے ہائے! اس پر ہلاکت ہو وہ اس کو کہاں لیے جا رہے ہیں؟ ہر چیز اس کی آواز سنتی ہے سوائے انسان کے اور اگر انسان سن لے تو وہ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ ❷

متقی لوگوں کو قیامت والے دن بہترین حالت میں امن کے ساتھ اور نعمتوں میں اٹھا کر لایا جائے گا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا﴾ (مریم: ٨٦)

''جس دن ہم پرہیزگاروں کو اللہ رحمان کی طرف بطور مہمان کے جمع کریں گے۔''

حافظ ابن کثیر اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں: باری تعالیٰ نے اس آیت میں خبر دی ہے کہ اپنے متقی اولیاء، وہ اولیاء جو دنیا میں اس سے ڈرا کرتے تھے، اس کے رسولوں کا اتباع کیا کرتے تھے، رسول جو خبر دیتے اس کی تصدیق کرتے، جو حکم دیتے اس کی بجا آوری کرتے اور جس سے منع کر دیتے اس سے رک جاتے، یقیناً وہ ان کو اپنی طرف وفد کی صورت جمع کرے گا، وفد سوار ہو کر آنے والی جماعت کو کہتے ہیں اور اسی سے لفظ وفود ہے اور

❶ البخاری ٦٥٠٧، مسلم ٢٦٨٤، واللفظ له، الترمذی ١٠٦٦، النسائی ٤/ ١٠.

❷ رقم: ١٣١٦.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخرت والے گھر میں خالص اور عمدہ نور والی سواریوں پر وہ سوار ہوں گے اور جن جن کی طرف وفد جاتے ہیں ان سب سے بہترین ہستی کی طرف اور اس بہترین ہستی کے عزت اور رضا مندی والے گھر کی طرف وہ آنے والے ہوں گے۔ [1]

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ﴾ (الزمر: ۷۳)

''اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے ان کے گروہ کے گروہ جنت کی طرف روانہ کیے جائیں گے، یہاں تک کہ جب اس کے پاس آ جائیں گے اور دروازے کھول دیے جائیں گے اور وہاں کے نگہبان ان سے کہیں گے تم پر سلام ہو تم خوش حال رہو تم اس میں ہمیشہ کے لیے چلتے جاؤ۔''

اس آیت میں باری تعالیٰ نے سعادت مند مومنوں کے حال کی خبر دی ہے کہ جس وقت ان کو خالص اور عمدہ نور والی سواریوں پر جماعتوں کی صورت میں لایا جائے گا، یعنی ایک جماعت کے بعد دوسری جماعت لائی جائے گی، مقربین کو سب سے پہلے لایا جائے گا، پھر ابرار کو، پھر جوان کے بعد ہوں گے، پھر جوان کے بھی بعد ہوں گے، ہر جماعت ایک جیسے ہم رتبہ افراد پر مشتمل ہوگی، انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ہوں گے، صدیق صدیقوں کے ساتھ، شہید شہیدوں کے ساتھ، علماء علماء کے ساتھ اور ہر قسم اپنی قسم کے ساتھ ہوگی اور ہر جماعت کے افراد ایک دوسرے کے مناسب ہوں گے (یہاں تک کہ جب اس کے پاس آ جائیں گے) یعنی جب پل صراط سے گزر کر جنت کے دروازوں تک پہنچ جائیں گے تو ان کو ایک پل پر جو جنت اور جہنم کے درمیان ہوگا روک لیا جائے گا اور دنیا میں ایک دوسرے پر کیے ہوئے مظالم کا بدلہ ان کے درمیان چکایا جائے گا اور جب بالکل پاک اور صاف ہو جائیں گے تو ان کو

[1] تفسیر ابن کثیر ۱۳۷/۳.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنت میں داخلے کی اجازت دے دی جائے گی۔ ❶

متقی لوگوں کو جب جہنم پر رکھے ہوئے پل (پل صراط) سے گزرنا پڑے گا تو اللہ تعالیٰ ان کو پار کروادیں گے اور جتنے بھی کافر اور گناہ گار لوگ ہوں گے وہ سب جہنم میں گر جائیں گے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّاo ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّاo﴾ (مريم: ۷۱تا۷۲)

''تم میں سے ہر ایک وہاں ضرور وارد ہونے والا ہے، یہ تیرے پروردگار کے ذمے قطعی فیصل شدہ امر ہے، پھر ہم پرہیز گاروں کو تو بچالیں گے اور نافرمانوں کو اسی میں گھٹنوں کے بل گرا ہوا چھوڑ دیں گے۔''

اور صحیح حدیث میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگ آگ پر وارد ہوں گے، پھر اپنے اعمال کے مطابق اس سے گزر کر پار ہوں گے، ان میں سے پہلا آنکھ جھپکنے کی طرح گزر جائے گا، اس کے بعد والا ہوا کی طرح گزر جائے گا، پھر اس کے بعد والا تیز دوڑنے والے گھوڑے کی مانند گزر جائے گا، اس کے بعد والا سفر کرنے والے مسافر کی مانند گزر جائے گا، اس کے بعد والا دوڑ کر گزر جائے اور جو اس کے بعد ہوگا وہ چلتا ہوا گزر جائے گا۔ ❷

عبرت انگیز:

حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بیمار تھے اور اپنا سر اپنی بیوی کو گود میں رکھا ہوا تھا، اسی دوران انہوں نے رونا شروع کردیا تو ان کی بیوی بھی رونے لگ پڑی، انہوں نے کہا تو کیوں رو رہی ہے، اس نے کہا آپ کو دیکھ کر مجھے بھی رونا آگیا، کہا مجھے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد یاد آگیا (تم میں سے ہر ایک کو وہاں سے ضرور گزرنا ہے) اور مجھے نہیں معلوم کہ میں اس

❶ تفسير ابن كثير ٤/٦٥.

❷ ترمذی ٣١٥٩۔ مسند احمد ٤٣٥/١۔ حاکم ٣٧٥/٢، ٥٨٦/٤ وغيرهم وصححه الالبانی.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نجات پاؤں گا یا کہ نہیں۔

بعض متقی لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کا سایہ نصیب فرما دے گا جب کہ اس دن کوئی سایہ اس کے علاوہ نہ ہوگا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائے گا جبکہ اس دن کوئی سایہ اس کے علاوہ نہ ہوگا، انصاف کرنے والا حاکم، اپنے رب کی عبادت میں پروان چڑھنے والا نوجوان، وہ آدمی جس کا دل مسجد میں لٹکا رہے، خالصتاً اللہ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے دو آدمی، اسی پر اکٹھے ہوں اور اسی پر جدا ہوں، وہ آدمی جس کو کسی رتبے اور حسن و جمال والی عورت نے دعوت دی تو اس نے کہہ دیا میں اللہ سے ڈرتا ہوں، وہ آدمی کہ اس نے صدقہ اتنا چھپا کر کیا کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوئی کہ دائیں ہاتھ نے خرچ کیا ہے اور وہ آدمی جس نے اللہ کو خلوت میں یاد کیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ ❶

حافظ ابن حجر کہتے ہیں: ❷ حدیث میں مذکور سات کا عدد حتمی نہیں ہے بلکہ دیگر کئی ایک احادیث میں اور لوگوں سے بھی بعض اعمال پر اللہ تعالیٰ نے قیامت والے دن اپنے عرش کے سائے کا وعدہ فرمایا ہے اور ان میں سے:

- جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا قرض سے کچھ حصہ معاف کر دیا۔ (مسلم)
- جو جہاد کے لیے نکلا۔ (ابن حبان وغیر بسند جید)
- جس نے مجاہد کی مدد کی۔ (احمد و حاکم بسند جید)
- جس نے چٹی ❸ پڑ جانے والے کی مدد کی اور مکاتب غلام کی مدد کی۔ (احمد و حاکم بسند جید)
- ہمیشہ سچ بولنے والا تاجر۔ (شرح السنہ للبغوی بسند جید)

---

❶ صحیح البخاری ٦٦٠، صحیح مسلم ١٠٣١.

❷ فتح الباری ٢/١٤٦۔١٤٧.

❸ چٹی: یعنی ضامن بننے والے کو ضمانت پڑ جانا۔

مکاتب: ایسا غلام جو اپنے مالک سے اپنی قیمت ایک مقررہ مدت میں ادا کرنے کا معاہدہ کرے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مذکورہ اعمال صالحہ میں آدمیوں کے ذکر کرنے کا یہ مفہوم نہیں کہ یہ اعمال صرف آدمیوں سے ہی خاص ہیں بلکہ عورتیں بھی ان میں شریک ہیں سوائے دو عملوں کے ایک امامت وحکومت اور دوسرا مسجد کو لازم پکڑنا، ان کے سوا باقی تمام خصلتوں میں عورتوں کو بھی شرکت حاصل ہے۔

متقی لوگ جنت کی انواع واقسام کی ایسی ابدی نعمتوں سے بر اندوز ہوں گے جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے وہم وگمان میں ان کا گزر ہوا۔

مسلمان بھائی اور بہن جنت کی نعمتوں کی کیفیت اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کے لیے تیار کیا ہوا ہے اس کا ذکر کیا جائے تو بیان طویل ہو جائے گا اور اس کا حق بھی پورا ادا نہ ہوگا۔ میں حیران تھا کہ کہاں سے آغاز کروں اور کون سی بات پہلے ذکر کروں، لیکن اگر رسول اللہ ﷺ کی ایک جامع اور منفرد قدسی حدیث سے آغاز کیا جائے تو بے جا نہ ہوگا، آپ کا ارشاد گرامی ہے: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، کسی کان نے نہیں سنا اور کسی انسان کے وہم و گمان میں ان کا گزر نہیں ہوا، اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو:

﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾ (السجدہ: ١٧)

''کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیے پوشیدہ کر رکھی ہے۔'' [1]

امام ابن قیم کہتے ہیں: اس گھر کی عمدگی کا اندازہ کیسے ہو سکتا ہے جس کی آبیاری خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے کی ہو، پھر اس کو اپنے احباب کی قیام گاہ بنا دیا، اپنی رحمت وکرم اور خوشنودی سے اس کو بھر دیا، اس کی نعمتوں کو عظیم کامیابی اور اس کی ملکیت کو بڑی ملکیت قرار دیا، ساری کی ساری خیر کو اس میں جمع کر دیا اور ہر قسم کے عیب ونقص اور مصیبت سے اس کو پاک کر دیا۔

---

[1] صحیح البخاری ١٣٢٤٤۔ صحیح مسلم ٢٨٢٤.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- اگر آپ کا سوال جنت کی زمین اور خاک کے متعلق ہو تو کستوری اور زعفران کی ہے۔
- اگر آپ کا سوال جنت کی چھت کے متعلق ہو تو وہ رحمٰن کا عرش ہے۔
- اگر آپ کا سوال جنت کی لپائی والے گارے کے متعلق ہو تو وہ خوشبودار کستوری ہے۔
- اگر آپ کا سوال جنت کے سنگریزوں کے متعلق ہو تو وہ موتی اور جواہرات کے ہیں۔
- اگر آپ کا سوال جنت کی تعمیر کے متعلق ہو تو اس میں ایک اینٹ چاندی کی ہے تو دوسری سونے کی ہے۔
- اگر آپ کا سوال جنت کے درختوں کے متعلق ہو تو اس کے ہر ایک درخت کا تنا سونے اور چاندی کا ہے، جلانے والی یا تعمیر میں کام آنے والی لکڑی کا نہیں۔
- اگر آپ کا سوال جنت کے پھلوں کے متعلق ہو تو وہ مٹکوں کی مانند بڑے، مکھن سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ میٹھے ہیں۔
- اگر آپ کا سوال جنت کے پتوں کے متعلق ہو تو وہ نرم اور ملائم ریشمی پوشاکوں سے کہیں زیادہ خوب صورت ہیں۔
- اگر آپ کا سوال جنت کی نہروں کے متعلق ہو تو ایسے دودھ کی نہریں ہیں جن کا ذائقہ متغیر نہیں ہوتا۔ ایسی شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کو بڑا سرور دیں گی اور صاف و شفاف شہد کی نہریں ہیں۔
- اگر آپ کا سوال اہل جنت کے کھانے کے متعلق ہو تو وہ اہل جنت کے پسندیدہ پھل اور ان کو مرغوب پرندوں کے گوشت کا ہوگا۔
- اگر آپ کا سوال اہل جنت کے پینے سے متعلق ہو تو وہ تسنیم،[1] زنجبیل اور کافور کی

---

[1] **تسنیم** کے معنی بلندی ہے اور یہ وہ شراب ہے جو جنت کے بالائی علاقوں سے ایک چشمہ کے ذریعہ سے آئے گی اور یہ جنت کی بہترین اور اعلیٰ شراب ہوگی۔ **زنجبیل**: خشک ادرک کو کہتے ہیں اور اس کی آمیزش سے ایک خوش گوار تلخی پیدا ہوتی ہے۔ **کافور**: ٹھنڈی اور ایک مخصوص خوشبو کی حامل ہوتی ہے اور اس کی آمیزش سے شراب کا ذائقہ دوآتشہ اور اس کی خوشبو مشام جان کو معطر کرنے والی ہوجائے گی۔ یعنی جنت میں ایک شراب وہ ہوگی جو ٹھنڈی ہوگی جس میں کافور کی آمیزش ہوگی اور دوسری شراب گرم جس میں زنجبیل کی ملاوٹ ہوگی۔ ماخوذ از تفسیری حواشی للشیخ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شراب ہوگی۔

❀ اگر آپ کا سوال اہل جنت کے برتنوں سے متعلق ہو تو ان کے برتن سونے اور چاندی کے ہوں گے اور وہ صفائی اور نفاست میں بالکل شیشے کی مانند ہوں گے۔

❀ اگر آپ کا سوال جنت کے دروازوں کے متعلق ہو تو دو کواڑوں کے درمیان کی چوڑائی چالیس سال کی مسافت کے برابر ہے اور ایک ایسا وقت یقیناً آنے والا ہے جب اس پر ہجوم کی وجہ سے بھیڑ ہوگی۔

❀ اگر آپ کا سوال ہواؤں کے جنت کے درختوں سے ٹکرا کر پیدا ہونے والی آواز کے متعلق ہو تو جو اس آواز کو سنے طرب و نشاط سے تڑپ اٹھے گا۔

❀ اگر آپ کا سوال جنتی درختوں کے سائے سے متعلق ہو تو ایک درخت کے سائے میں اگر ایک تیز ترین سوار سو سال تک سفر کرتا رہے تو بھی اس کا سایہ طے نہیں کر سکتا۔

❀ اگر آپ کا سوال جنتی خیموں اور قبوں سے متعلق ہو تو کھوکھلے موتیوں کے ان خیموں میں سے ایک خیمہ کا طول ۶۰ میل ہے۔

❀ اگر آپ کا سوال جنتی محلات اور بالا خانوں کے متعلق ہو تو کثیر المنازل عمارتوں کی طرح بالا خانوں کے اوپر بھی بنے بنائے بالا خانے ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں۔

❀ اگر آپ کا سوال جنتی محلات کی بلندی اور اونچائی کے متعلق ہو تو افق میں کسی طلوع یا غروب ہونے والے کو دیکھ لیجیے جس تک نظر کا پہنچنا قریب قریب ناممکن ہوتا ہے۔

❀ اگر آپ کا سوال اہل جنت کے لباس سے متعلق ہو تو وہ ریشم اور سونے کا ہے۔

❀ اگر آپ کا سوال جنت کے فرشتوں سے متعلق ہو تو بلند مرتبہ جگہوں پر بچھے ہوئے ان فرشوں کا اندرونی کپڑا موٹے ریشم کا ہے اور اوپر کا کپڑا تو اس سے کہیں زیادہ عمدہ ہے۔

❀ اگر آپ کا سوال جنتی مسندوں اور تختوں سے متعلق ہو تو وہ ایسے شاہی تخت ہیں جن پر حجلہ عروسی ڈال کر سونے کی میخوں سے ان کو گاڑ دیا جاتا ہے، اس لیے نہ ان میں کوئی شگاف ہے اور نہ ہی سوراخ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ اگر آپ کا سوال اہل جنت کی عمروں کے متعلق ہو تو ان کی عمریں تینتیس سال اور وہ ابوالبشر آدم علیہ السلام کی شکل وصورت پر ہوں گے۔

❀ اگر آپ کا سوال اہل جنت کے حسن و جمال والے چہروں سے متعلق ہو تو وہ چاند جیسے ہوں گے۔

❀ اگر آپ کا سوال اہل جنت کے سماع سے متعلق ہو تو وہ ان کی بڑی بڑی آنکھوں والی حور بیویوں کا گیت ہوگا اور اس سے اچھا سماع سننا وہ فرشتوں اور انبیاء کی آوازوں کا ہوگا اور ان دونوں سے بھی اچھا سماع وہ رب العالمین کے خطاب کا ہوگا۔

❀ اگر آپ کا سوال اہل جنت کی سواریوں کے متعلق ہو جس پر وہ ایک دوسرے کی زیارت کے لیے آیا جایا کریں گے تو وہ ایسی عمدہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس چیز سے چاہا ان کو پیدا کر دیا اور اہل جنت! جنت میں جہاں چاہیں گے وہ سواریاں ان کو لے کر جائیں گی۔

❀ اگر آپ کا سوال اہل جنت کی آرائش وزیبائش کے متعلق ہو تو وہ سونے کے کنگن پہنیں گے اور موتی ان کے سروں پر پہنے ہوئے تاجوں کی مانند ہوں گے۔

❀ اگر آپ کا سوال اہل جنت کی دلہنوں اور بیویوں کے متعلق ہو تو وہ نوجوان کنواریاں ہم عمر جن کے انگ انگ سے جوانی کا پانی بہہ رہا ہے، جو کچھ رخساروں نے پہن لیا وہ پھول اور سیبوں کی ملکیت ہے، پستان جس پر مشتمل ہیں وہ اناروں کی ملکیت ہے، جس پر ان کے منہ مشتمل ہیں وہ جڑے ہوئے موتیوں کی ملکیت ہے اور جس پر ان کی کمریں گھومتی ہیں وہ وقت ولطافت کی ملکیت ہیں۔

جب وہ ظاہر ہوں گی تو سورج ان کے محاسن والے چہرے کے گرد گردش کرے گا، وہ مسکرائے گی تو سامنے کے دانتوں سے بجلیاں گریں گی، جب اس کی محبت کا تم تقابل کرنا چاہو تو دو خوب صورت اور روشن جسموں کے تقابل میں جو بھی کہنا چاہو کہہ دو اور جب اس سے بات چیت کرو تو دو پیار اور محبت کرنے والوں کی بات چیت کے متعلق تمہاری کیا رائے ہوگی؟ جنتی اپنے چہرے کو اس کے رخسار کے آنگن میں یوں دیکھے گا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے کہ ایک ایسے شیشہ میں جسے چمکانے والوں نے تیار کر رکھا ہو اور اس کی پنڈلی کا گودہ گوشت کے اندر سے بھی نظر نہ آئے گا، نہ گودے کو اس کی جلد ڈھانک سکے گی نہ اس کی ہڈی اور نہ اس کا لباس۔

اگر وہ دنیا پر اپنی ایک جھلک ڈال دے تو آسمان و زمین کا خلا خوشبوؤں سے بھر جائے، مخلوقات کے منہ تہلیل و تسبیح کے ساتھ بول پڑیں، شمس و قمر کے درمیان جو کچھ ہے وہ سب کا سب اس کے لیے مزین و آراستہ ہو جائے، ہر آنکھ اس کے سوا باقی سب سے چشم پوشی کرنے لگے، سورج کی روشنی اس طرح معدوم ہو جائے جیسے ستاروں کی روشنی سورج کے سامنے ختم ہو جاتی ہے، روئے زمین پر موجود ہر ایک انسان اللہ حی قیوم پر ایمان لے آئے، اس کے سر کا دوپٹہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے ان میں سے بہتر ہے۔

جنتی کی خواہشات میں سے مرغوب ترین خواہش اس کا قرب ہوگا۔ مدتوں زمانہ بیت جانے کے باوجود اس کا حسن و جمال زیادہ ہی ہوگا، فاصلہ طویل ہونے کے باوجود اس کی محبت اور قربت میں اضافہ ہی ہوگا، حمل، ولادت، ماہواری اور زچگی سے پاک ہوگی، نزلہ، تھوک، پیشاب، پاخانہ اور تمام گندگیوں سے صاف ہوگی، نہ اس کا شباب فنا ہوگا، نہ اس کا لباس بوسیدہ ہوگا، نہ اس کا حسن و جمال ماند پڑے گا اور نہ جنتی اس کی صحبت سے اکتائے گا، اس لیے کہ اس کی نگاہ اپنے خاوند تک ہی محدود ہوگی اس کے سوا کسی کو وہ نظر اٹھا کر نہیں دیکھے گی، جنتی کی نگاہ بھی اسی تک محدود ہوگی، اس لیے وہی اس کی چاہتوں کی انتہا ہوگی، جنتی اگر اس کی طرف دیکھے گا تو وہ اس کو خوش کر دے گی، اگر حکم دے گا تو بجا لائے گی اور اگر اس سے غائب ہوگا تو وہ اس کی حفاظت کرے گی (یعنی خیانت نہیں کرے گی) سو جنتی اس کو پا کر ارمانوں اور سکون کی انتہا پر ہوگا۔

اور اس سے پہلے کسی جن یا انسان نے اس کو ہاتھ تک نہیں لگایا ہوگا (یعنی بالکل نئی نویلی اور کنواری ہوگی) جنتی جب بھی اس کی طرف دیکھے گا خوشی سے اس کا دل بھر جائے گا اور جب بھی وہ اس سے بات کرے گی تو اس کے کان منظوم اور غیر منظوم موتیوں سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھر جائیں گے اور جب وہ نمودار ہوگی تو محل اور کمرہ روشنی سے منور ہو جائے گا۔

❀ اگر آپ کا سوال عمر کے متعلق ہو تو وہ ہم عمر اور جوانی کے عمدہ ترین وقت میں ہوں گی۔

❀ اگر آپ کا سوال حسن کے متعلق ہو تو کیا آپ نے شمس وقمر کو دیکھا ہے؟

❀ اگر آپ کا سوال آنکھ کی سیاہی کے متعلق ہو تو وہ حسین ترین سیاہی صاف ترین سفیدی میں ہوگی۔

❀ اگر آپ کا سوال قد وقامت کے متعلق ہو تو کیا کبھی آپ نے خوب صورت ترین شاخ دیکھی ہے؟

❀ اگر آپ کا سوال پستانوں کے متعلق ہو تو وہ ابھری ہوئی چھاتیوں والی ہوں گی، ان کے پستان نازک ترین انار جیسے ہوں گے۔

❀ اگر آپ کا سوال رنگ وروپ کے متعلق ہو گویا وہ قوت اور موتی ہے (یعنی صفائی میں یاقوت جیسا اور سفیدی اور سرخی میں موتی جیسا ہوگا)

❀ اگر آپ کا سوال حسن تخلیق کے متعلق ہو تو وہ نیک سیرت اور خوب صورت ہیں، ان میں حسن کو بھی جمع کر دیا گیا ہے اور احسان کو بھی، ظاہری جمال بھی ان کو عطا ہوا ہے اور باطنی جمال بھی، اس لیے وہ دلوں کے لیے مسرت اور آنکھوں کے لیے ٹھنڈک ہوں گی۔

❀ اگر آپ کا سوال حسن معاشرت اور وہاں کی لذت کے متعلق ہو تو وہ اپنے خاوندوں کو انتہائی محبوب ہوں گی، ایسی پر لطف اطاعت وفرماں برداری کی وجہ سے جو خاوند اور بیوی کو یک جان کر دیتی ہے۔

تمہارا اندازہ ایسی عورت کے بارے میں کیا ہوسکتا ہے جو اپنے خاوند کے سامنے مسکرائے تو جنت کو اپنی مسکراہٹ سے روشن کر دے اور جب وہ ایک محل سے دوسرے محل میں منتقل ہو تو تم کہو کہ یہ تو سورج اپنے فلک کے ایک برج سے دوسرے برج منتقل ہو رہا ہے اور جب وہ اپنے خاوند کے پاس حاضر ہوگی تو اس خوب صورت حاضری کا کیا کہنا اور جب حاضر ہو کر معانقہ کرے گی تو اس معانقے اور حاضری کی لذت اندوزی کا کیا کہنا؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعر ؂

اس کی باتیں مباح جادوگری ہے بشرطیکہ اس نے
کسی پرہیزگار و مسلم کے قتل کا گناہ نہ کیا ہو
باتیں اگر لمبی ہو بھی جائیں تو اکتا نہیں دیتیں اور اگر وہ
محبت کی باتیں کرے تو یقیناً اختصار سے کام نہیں لے گی

اگر وہ گیت گائے تو آنکھوں اور کانوں کی لذت کا کیا کہنا اور اگر وہ موانست کرے اور لطف اندوزی کرے تو اس انس ولطف کی عمدگی کا کیا کہنا اور اگر وہ بوسہ دے تو جنتی کے لیے اس سے مرغوب ترین چیز اور کوئی نہیں ہوگی اور اگر وہ کچھ دے دے تو اس دی ہوئی چیز سے زیادہ لذیذ اور پاکیزہ اور کوئی چیز نہیں ہوگی۔

ان تمام کے باوجود اگر آپ کا سوال یوم مزید، عزیز وحمید کی زیارت اور اس کے تمثیل اور تشبیہ سے منزہ چہرے کے ہونے والے اس دیدار کے متعلق ہو جو نصف النہار کے سورج اور چودہویں رات کے چاند کی طرح (آسانی سے) نظر آئے گا جیسے صادق المصدوق ﷺ سے تواتر کے ساتھ کتب صحاح، سنن اور مسانید میں حضرت جریر، حضرت صہیب، حضرت انس، حضرت ابوہریرہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم سے منقول ہے تو سنیے جس دن منادی آواز دے گا:

اے اہل جنت! تمہارے رب نے تمہیں اپنی زیارت کے لیے بلایا ہے، اس کی زیارت کے لیے آؤ، جنتی کہیں گے کہ ہم نے حکم سن لیا ہے اور بجالاتے ہیں، اور زیارت کے لیے جلدی سے اٹھ کھڑے ہوں گے، وہاں پر پہلے ہی سے ان کے لیے بہترین سواریاں تیار کی جاچکی ہوں گی تو وہ جلدی سے ان پر سوار ہوجائیں گے، اَفْیَح وادی جوان کی ملاقات کے لیے بنائی گئی ہے جب وہاں پہنچ جائیں گے تو سارے وہاں پر جمع ہوجائیں گے، بلانے والے نے ان میں سے کسی کو بھی پیچھے نہیں چھوڑا ہوگا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی کرسی کا حکم دیں گے تو وہ وہاں پر رکھ دی جائے گی، پھر ان کے لیے نور موتی زبرجد سونے اور چاندی کے منبر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھ دیے جائیں گے اور ان میں سے ادنیٰ (درجے والا) (اللہ کی پناہ ان میں سے کم درجے والا کوئی کیسے ہوسکتا ہے) کستوری کے ٹیلوں پر بیٹھے گا، کرسیوں والے جو کچھ دیکھ رہے ہوں گے انعامات اس سے بھی زیادہ ہوں گے اور جب تمام اپنی اپنی جگہوں پر اطمینان کے ساتھ بیٹھ جائیں گے تو منادی آواز دے گا۔

اے اہل جنت! سلام علیکم! جنتی اس سلام کا جو جواب دیں گے اس سے اچھا جواب اور کوئی نہیں ہوسکتا وہ کہیں گے: "اَللّٰھُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ." "اے اللہ! تو ہر قسم کے عیب سے پاک ہے اور تجھی سے (دنیا و آخرت کے شر سے) سلامتی کے طالب ہیں، تیری ذات بڑی بابرکت ہے اے عظمت وعزت والے۔"

اللہ تبارک و تعالیٰ اچھی طرح ان کے سامنے ظاہر ہوجائیں گے اور ان کی طرف ہنس رہے ہوں گے۔

اے اہل جنت! (یہ پہلی بات ہوگی جو وہ اللہ تعالیٰ سے سنیں گے) کہاں ہیں، میرے وہ بندے جنہوں نے مجھے دیکھا بھی نہیں تھا اور میری اطاعت کیا کرتے تھے، یہ یوم مزید ہے۔

اہل جنت یک زبان ہوکر ایک ہی بات کہیں گے کہ ہم راضی ہوگئے تو بھی ہم سے راضی ہوجا۔

اے اہل جنت! ارشاد باری تعالیٰ ہوگا: یقیناً اگر میں تم سے راضی نہ ہوتا تو تمہیں اپنی جنت میں نہ ٹھہراتا، یہ یوم مزید ہے مجھ سے مانگ لو۔

اہل جنت یک زبان ہوکر کہیں گے: ہمیں اپنے چہرے کا دیدار کروادو ہم اس کو دیکھنا چاہتے ہیں تو رب ذوالجلال اپنے حجابات کو کھول دیں گے اور ان کے سامنے اچھی طرح ظاہر ہوجائیں گے تو اللہ تعالیٰ کا نور ان پر اس قدر چھا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی سے ان کے نہ جل جانے کا فیصلہ اگر نہ کردیا ہوتا تو وہ سارے جل سڑ جاتے اور اس مجلس میں کوئی بھی باقی نہ بچتا سوائے اس کے جس سے اللہ تعالیٰ گفتگو کر رہے ہوتے، جب اس سے کہیں کہ اے فلاں! کیا تجھے یاد ہے اس دن جو کچھ تو نے کیا تھا اللہ تعالیٰ دنیا کے اندر اس کی بعض دھوکے بازیاں اس کو یاد دلا رہے ہوں گے تو وہ کہے گا کہ اے پروردگار! کیا تو نے مجھے معاف نہیں فرمایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باری تعالیٰ فرمائیں گے۔ کیوں نہیں؟ میری معافی کے سبب سے ہی تو تو اس مقام و مرتبے تک پہنچا ہے۔ اس بات چیت سے کانوں کو ملنے والی لذت و سرور کا کیا کہنا اور آخرت میں نیک لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے چہرے کو دیکھنے سے ملنے والی ٹھنڈک کا کیا کہنا اور ہائے افسوس! وہ ذلت جو گھاٹے کا سودا کرنے والوں کے لیے ہوگی۔

﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ٥ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ٥ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۢ بَاسِرَةٌ ٥ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ٥﴾ (القيامة: ٢٢ تا ٢٥)

''اس دن بہت سے چہرے تروتازہ اور بارونق ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے اور کتنے چہرے اس دن (بدرونق) اداس ہوں گے۔ سمجھتے ہوں گے کہ ان کے ساتھ کمر توڑ دینے والا معاملہ کیا جائے گا۔''

شعر ؎

تم آؤ ہمیشگی کی جنتوں کی طرف یقیناً وہی
تمہاری پہلی قیام گاہیں ہیں اور انہیں میں (پڑاؤ کے لیے) خیمہ گاہ ہے
لیکن افسوس ہم دشمن کے قیدی ہیں تو کیا تمہیں یقین ہے؟
کہ ہم اپنے وطنوں کی طرف (خطرات سے) باحفاظت لوٹ آئیں گے

منتخب از کلام ابن قیم رحمہ اللہ [1]

---

[1] حادي الأرواح إلى بلاد الأفراح، ص ٣٥٥۔٣٦٠.
(دلوں کے لیے فرحتوں کے وطنوں کا حدی خواں)
یہ عظیم کتاب بالکل اپنے نام کی طرح ہے اور الفاظ مکمل طور پر اپنے معانی سے موافقت کرتے ہیں۔ اس کتاب میں غم زدہ لوگوں کے لیے دلاسہ اور تسلی موجود ہے اور وہاں کی دلہنوں کے عشاق کے لیے دلچسپی کا باعث ہے اور اسی طرح یہ کتاب بلند ترین مطلوب کی طرف دلوں کو حرکت دیتی ہے اور نفوس کو اللہ تعالیٰ سے قربت پر ابھارتی ہے، اپنے پڑھنے والے کو فائدہ دیتی ہے اور اس کو مزید شوق دلاتی ہے، بیزار اور اکتاہٹ کا شکار نہیں کرتی اور ایسے عمدہ اور بے مثل فوائد پر مشتمل ہے جو شاید کوشش کے باوجود کسی اور کتاب سے نہ مل سکیں... ماخوذ از مقدمہ کتاب رحمہ اللہ اور بلاشک جو کچھ مصنف نے جنت کے اوصاف میں یہاں ذکر کیا ہے وہ سب کا سب کتاب وسنت کے دلائل سے ثابت شدہ ہے جسے مصنف نے مذکورہ کتاب کی فصلوں میں تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبرتیں اور سوئے خاتمہ سے خوف کے کچھ نمونے

اے اللہ کے بندے! اپنی حالت کی فکر اور اپنے انجام کا خیال کر اور تیرا شمار ان لوگوں میں سے کن کے اندر ہوتا ہے، بے شک عظیم ترین خسارہ اور گھاٹا ان لوگوں کو ہوگا جن کا ذکر باری تعالیٰ کے اس ارشاد میں ہوا ہے:

﴿قُلْ اِنَّ الْخَاسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ﴾
(الزمر: ۱۵)

''کہہ دیجیے کہ حقیقی زیاں کار وہ ہیں جو اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو قیامت کے دن نقصان میں ڈال دیں گے۔''

اور عظیم ترین کامیابی وہ ہے جن کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ﴾ (آل عمران: ۱۸۵)

''پس جو شخص آگ سے ہٹا دیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے بے شک وہ کامیاب ہوگیا۔''

قابل تعجب ہے وہ شخص جو ابدی و دائمی اور فنا نہ ہونے والی چیز جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی کے وہم و گمان میں اس کا گزر ہوا کو دنیا کی فریفتگی اور محبت کے عوض بیچ ڈالے، دنیا تو فقط پراگندہ خوابوں کی مانند ہے، یا پھر نیند میں آنے والے خیال کی مانند جو تکدر سے پُر اور غموں سے بھرا ہوا ہو۔ اگر کچھ ہنسے گا تو زیادہ روئے گا۔ ایک دن خوش ہوگا تو مہینہ بھر غم زدہ رہے گا، اس کے مصائب لذتوں سے زیادہ ہیں اور غم خوشیوں سے کئی گنا بڑھ کر ہیں، اس کا آغاز خوفناک ہے تو آخر ہلاکت خیز ہے۔

اور قابل تعجب ہے وہ شخص جو گھٹیا اور مٹ جانے والی لذتوں کو بہترین اور دائمی لذتوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر ترجیح دے اور وہ شخص بھی جو زمین و آسمان کے برابر وسعتوں والی جنت کو مصیبتوں اور آزمائشوں سے دو چار لوگوں سے تنگ پڑی ہوئی جیل کے عوض بیچ دے اور وہ شخص بھی جو ہمیشگی کی جنت میں پاکیزہ گھر جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں ان کو تنگ باڑھوں (جہاں پر جانور رکھے جاتے ہیں) کے عوض بیچ ڈالے جن کی اخیر بھی تباہی و ہلاکت ہے۔

اور قابل تعجب بات ہے وہ شخص جس نے کنواریاں محبت کرنے والیاں ہم عمر یاقوت و مرجان جیسی حوروں کو گندی عیب ناک بد اخلاق اعلانیہ زنا کار یا خفیہ آشنا کار عورتوں کے عوض بیچ دیا اور وہ شخص بھی جس نے خیموں کے اندر بند حوروں کو لوگوں کے درمیان خبیث اور سیاہ کار عورتوں کے عوض بیچ دیا اور وہ شخص بھی جس نے لذیذ شراب کی نہروں کو ناپاک بے عقل کر دینے والی اور دین و دنیا کو بگاڑ دینے والی شراب کے بدلے بیچ دیا۔

اور قابل تعجب ہے وہ شخص جس نے عزیز و رحیم کے چہرہ انور کے دیدار کی لذت کو بد صورت اور گندے چہرے کو دیکھنے کے لالچ میں بیچ دیا اور وہ شخص بھی جس نے رحمٰن کے خطاب کے سماع کو سازوں گانوں کے سماع کے بدلے بیچ دیا اور وہ شخص بھی جس نے یوم مزید کے دن موتی یاقوت اور زمرد کے منبروں پر بیٹھنے کو فسق و فجور کی مجالس میں ہر سرکش شیطان کے ساتھ بیٹھنے کے عوض دیا اور وہ شخص بھی جس نے منادی کی ندا کو اے اہل جنت بے شک تمہارے لیے ہی ہے کہ تم خوشحال رہو کبھی تمہیں تنگدستی نہ ہو اور زندہ رہو کبھی تمہیں موت نہ آئے اور مقیم رہو کبھی تمہیں کوچ نہ کرنا پڑے اور جوان رہو کبھی تمہیں بڑھاپا نہ آئے، گویوں کے گانے کے عوض بیچ دیا۔

اے پیشگی گھٹیا قیمت کے عوض اس کو بیچنے والے
گویا تو نہیں جانتا، کیوں نہیں عنقریب تجھے علم ہوجائے گا
اگر تو نہیں جانتا تو یہ (تیرا نہ جاننا) مصیبت ہے
اور اگر تو جانتا ہے تو پھر (یہ نہ جاننے سے بھی) بڑی مصیبت ہے [1]

[1] حادی الأرواح ۔ المقدمۃ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے آخرت سے غافل غور کر۔ موت اور جو کچھ موت کے بعد ہے اس کی فکر کر، آوازوں کو کاٹنے کے لیے، لذتوں سے روکنے کے لیے اور مجلسوں کو منتشر کرنے کے لیے اتنی نصیحت ہی کافی ہے۔

اور کیسے کافی نہ ہو جب کہ گھاٹی پر آمد تو ہونے ہی والی ہے اور آگے معلوم نہیں کہ نشیب جہنم کی طرف ہے یا جنت کی طرف۔

اور اس طریقہ پر عمل کر کہ تیری اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہو تو وہ تجھ سے راضی ہو غصہ نہ ہو اور جان لے کہ انسان کا خاتمہ ویسا ہی ہوتا ہے جیسے اس کے اعمال ہوتے ہیں۔

یہی وجہ تھی کہ سلف سوئے خاتمہ سے شدید خوف رکھتے تھے۔

ایک صحابی اپنی موت کے وقت رونے لگے اس کا سبب ان سے پوچھا گیا تو کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو دو قبضوں میں پکڑا اور فرمایا یہ جنت میں ہیں اور یہ جہنم میں ہیں) اور مجھے معلوم نہیں کہ ان دونوں قبضوں سے میں کس قبضے میں سے ہوں۔ ❶

بعض سلف کا قول ہے کہ آنکھوں کو جس قدر کتابِ سابق (تقدیر) نے رلایا ہے اور کسی چیز نے اتنا نہیں رلایا۔

سفیان رحمہ اللہ سابقہ گناہوں اور سوء خاتمہ کی فکر سے شدید بے چین ہو جاتے اور رونا شروع کر دیتے اور کہتے کہ مجھے خدشہ ہے کہ کہیں میں لوح محفوظ میں شقی نہ لکھ دیا گیا ہوں اور روتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں موت کے وقت مجھ سے ایمان سلب نہ کر لیا جائے۔

مالک بن دینار ساری رات قیام میں اپنی ڈاڑھی پکڑے رہتے اور کہتے کہ اے پروردگار! یقیناً تو جانتا ہے جنت میں رہنے والوں کو بھی اور جہنم میں رہنے والوں کو بھی، ان دونوں گھروں میں سے مالک کو کس میں اتارے گا؟ ❷

---

❶ مسند احمد ٤/١٧٦ـ١٧٧، واسناده صحيح. ❷ جامع العلوم والحكم ١/١٧٣.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختتاماً

اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے جو میسر ہوا وہ جلدی سے تحریر کردیا، خیال پریشان اور مکدر ہے اور دل کی شاخیں ہر وادی میں پھیلی ہوئی ہیں، حوصلہ منتشر ہے اور مصیبت کی سنگینی نے روح کو زخمی کردیا ہے۔ اے اللہ! دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر جما دے اور اس کو اپنی اطاعت پر لوٹا دے۔

"سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰـهَ إِلَّا أَنْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ."

❁❁❁❁

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

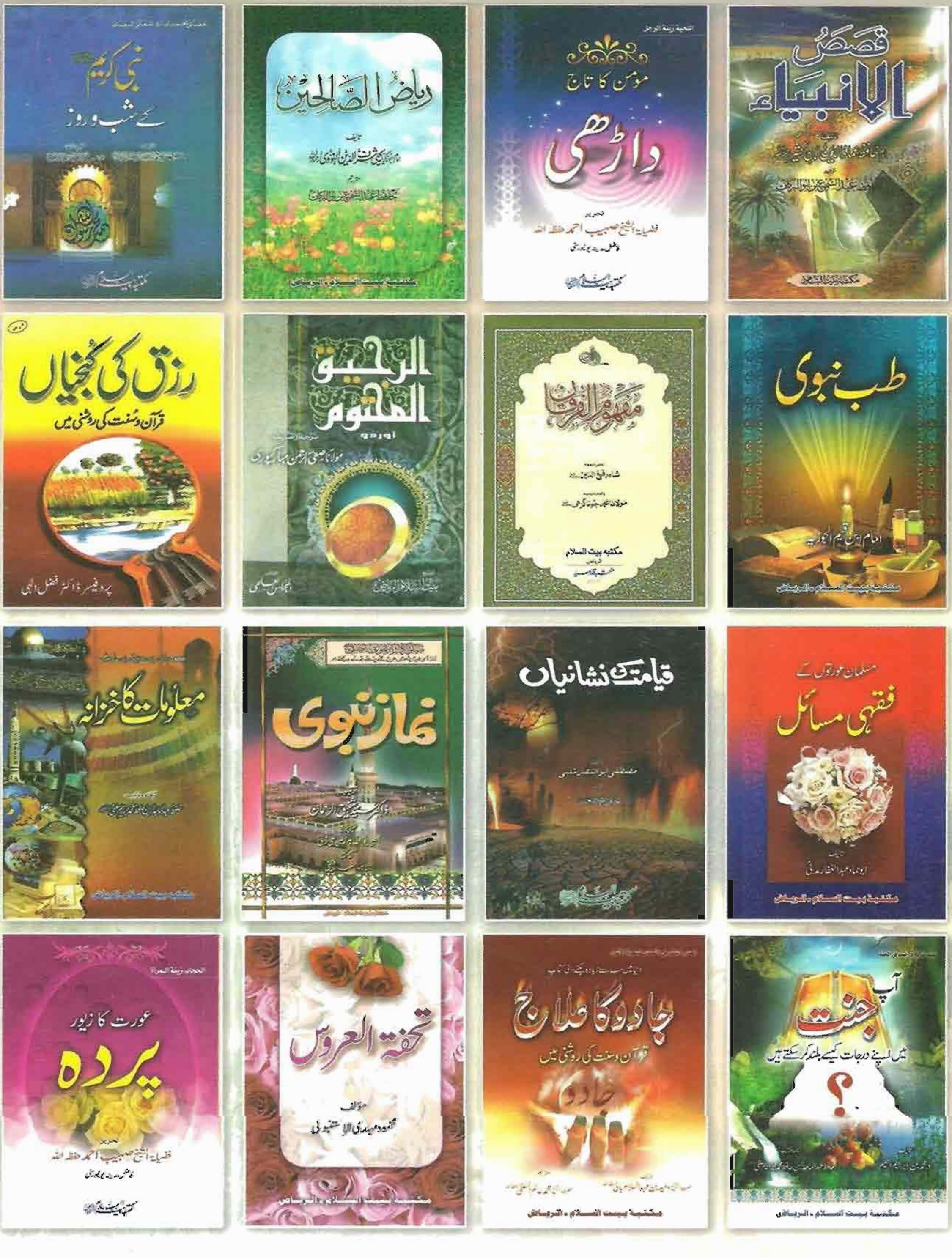

مكتبة بيت السلام - الرياض

فون : 4460129 فاكس : 4462919

موبائل : 0505440147 - 0542666646